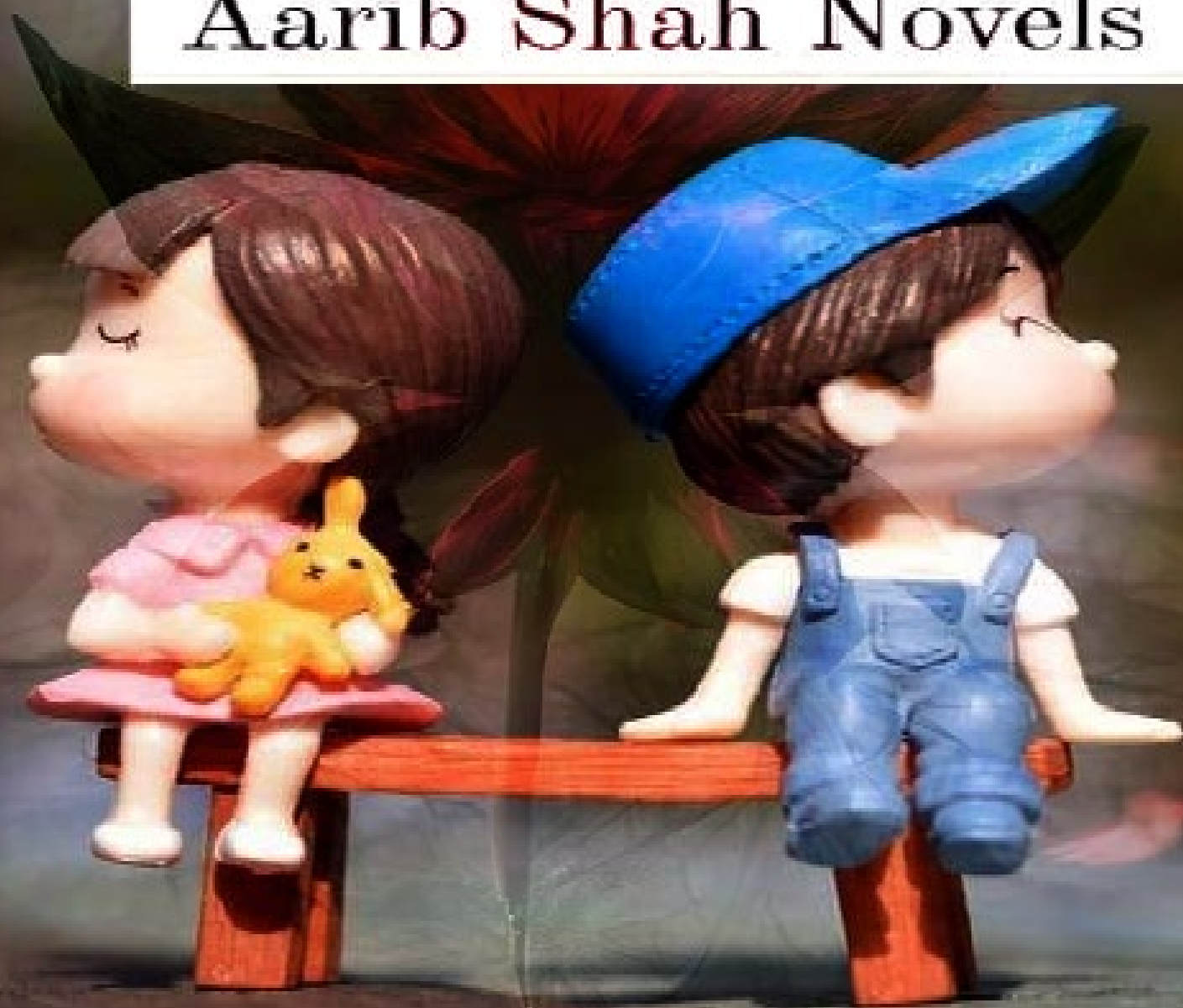




Lo Main Maan Gai

Aarib Shah Novels



لو میں مان گئی عارب شاہ

لو میں مان گئی

عارب شاہ

مکمل ناول

READERS CHOICE

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ اپنی دوستوں کے ساتھ کلاس لے کر نکلی تو ان سب نے اتنے لمبے لیکچر کے بعد جان بخشی پر خدا کا شکر ادا کیا۔
دیکھو نایہ حسن خدا نے یوں سارا سارا دن کالج میں جھگ مارنے کے لیے تو نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔
آئمہ اپنے موبائل کی سکرین میں اپنا گورا چٹا چہرہ دیکھ کر اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی سر توڑ کوشش کر رہی تھی۔
میشا نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

ہاں سہی کہا، ہم تو اس لیے بنی ہیں کہ پھولوں کی بارش ہو رہی ہو، ہوا میں سنگیت بج رہے ہوں، دور سے گھوڑے کی
ٹاپوں کی آواز سنائی دے اور اس پر ایک حسین شہسورامیری جانب آئے ہاتھ بڑھا کر مجھے تھام لے۔۔۔۔۔
تھپک۔۔۔۔۔ نینا کے سر پرے ایک جھانپڑ سید کیا گیا اور وہ میشا کی حرکت تھی۔
یہ سب میرے لیے ہو گا سمجھی۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں اپنا خواب بتا دیا تو تم اب میرے سپنوں پہ قبضہ کر لو گی
ہاں۔۔۔۔۔

میشا لڑکا عورتوں کی طرح ہاتھ نچانچا کے اسے شرم دلارہی تھی۔
کتنی ڈھیٹ ہو تم میں نہیں بات کروں گی تم سے اب۔۔۔۔۔
نینا نے ناراضگی سے منہ پھلا کر کہا اور پاؤں پٹختی چلی گی۔

یہ کیا کر دیا تم نے میشا وہ ناراض ہو گی۔۔۔۔۔

آئمہ نے اسے اپنی غلطی کا احساس دلانا چاہا۔

ایک نمبر کی ڈھیٹ بنت ڈھیٹ ہے ابھی چلی آئے گی واپس۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میشا نینا کی پشت کو دیکھ کر بولی۔

پھر واقعی میں وہ رکی اور ان دونوں کی طرف واپس آنے لگی آئمہ کا قہقہہ پھوٹا تھا۔

وہ اب ان کے پاس آ کر کھڑی ان دونوں کو گھورے جارہی تھی۔

تم دونوں کو پتا ہے کہ میرا تم دونوں کے علاوہ کوئی دوست نہیں اس لیے مجھ پر تشدد کرتی ہو۔۔۔۔
نینا ہونٹ لٹکائے شکوہ کرنے لگی۔

اچھا سوری۔۔۔۔

میشا کو اس پر ترس آیا تو اسے گلے سے لگا لیا۔

مگر شہزادہ میرے لیے آئے گا تم اپنے لیے میرے موٹے پھپھو زاد شمشاد بھائی جان کو سوچ کر کھو میں تمہارا رشتہ ان کے ساتھ ہی کرواؤں گی۔۔۔۔

اب میشا اس کو ایک اور شوشہ سنا کر ساتھ اس کی کمر تپتھپھا رہی تھی نینا ٹپ کر اس سے دور ہوئی۔
کیوں میں کیوں اس موٹے سے شادی کروں تم خود کر لو نا۔۔۔۔۔

نینا نے تڑخ کر کہا تو میشا نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

شرم کرو جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہو کوئی ٹائم قبولیت کا بھی ہوتا ہے، اور تم بھی گول مول ہو اور وہ بھی تو تم دونوں کی جوڑی خوب سجے گی۔۔۔

میشا ان دونوں کو تصور میں اکٹھے بیٹھا دیکھ کر بولی

لو میں مان گئی عارب شاہ

نینا نے جواباً جیسے منہ کے زاویے بنائے آئینہ نے بمشکل ہنسی روکی
ان تینوں کا رشتہ یوں ہی اٹوٹ تھا ہر دو منٹ بعد روٹھ جاتیں اور پھر خود ہی مان جاتیں۔

####

ادھر آؤ بیٹی میری بات سنو۔۔۔

مہوش نے اسے آواز دے کر اپنے پاس بلایا جو جب سے کالج سے آئی تھی اپنی چڑیوں کے ساتھ ہی لگی ہوئی تھی۔
جی امی۔۔۔

وہ لاپرواہ سی اپنے ہاتھ میں تنکا لہراتے ان کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

ایک ضروری بات بتانی ہے تمہیں،۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر بولنا شروع ہوئیں۔

واہ امی جان آپ نے مجھے کب سے ضروری بات کرنے کے قابل سمجھ لیا آپ کے نزدیک جب عقل بٹ رہا تھا تو
میں سو رہی تھی۔۔۔

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

لو میں مان گئی عارب شاہ

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : **Readers Choice,**

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ جان بوجھ کر آنکھیں مٹکاتے ہوئے حیرت کا اظہار کر رہی تھی۔

تم اب بڑی ہو گی ہو میثا، یہ بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو۔۔۔۔

انہوں نے اسے ڈانٹا تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

اچھا سیریس بات تھی، اب بتائیں میں دھیان سے سنوں گی۔۔۔۔

وہ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے ان کی جانب دیکھنے لگی۔

آج تمہاری انیلہ پھپھو آئی تھیں۔۔۔۔

وہ بولنا شروع ہوئیں۔

وہ تو روز آتی ہیں۔۔۔۔

اس کی زبان نے پھر سے دغا کیا تو میثا نے اپنی زبان دانتوں میں دبائی کیونکہ مہوش اسے خطرناک نظروں سے گھور رہی تھیں۔

وہ روز شمشاد کے رشتے کے لیے آتی تھیں اور آج بھی اسی خاطر آئی تھیں وہ چاہتی ہیں اس دفع وہ بیرون ملک سے واپس آئے تو اس کی شادی کر دیں۔۔۔۔

مہوش نے اسے اطلاع دی تو وہ اچھا کر کے بیٹھ گئی۔

میری نظر میں ہے ایک رشتہ، میری دوست نینا بالکل پرفیکٹ رہے گی۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ اب دادی اماں بن کر انہیں نینا کی تعریفیں بیان کرنے لگی۔

بس کر دو میٹھا۔۔۔۔۔

وہ اب اس تنگ آکر غصے سے بولیں تو اس کی زبان کو بریک لگی۔

وہ کسی اور کے لیے نہیں تمہارا ہاتھ مانگنے آئی تھیں تمہارے بابا نے ہاں کر دی ہے انہیں۔۔۔۔۔

وہ اسے بتا کر پاؤں میں جوتے اڑھس کر اٹھ گئیں اور وہ ہونق سی وہیں بیٹھی رہ گئی۔

#####

آج وہ تینوں خلاف توقع خاموش بیٹھی تھیں اور یہ بات کلاس میں سب نے محسوس کی تھی، کیونکہ میٹھا صاحبہ صبح آتے ہی اپنے ساتھ ہونے والے حادثے کے متعلق انہیں آگاہ کر چکی تھی۔

اب کیا ہو گا میرا۔۔۔۔۔

وہ افسردہ سی کھوئے کھوئے لہجے میں بولی تو اس کی دونوں دوستوں کا دل مٹھی میں آ گیا۔

اب کیا ہو سکتا ہے میٹھا، اب ایک ہی راستہ ہے کہ آنٹی انکل کی بات مان کر شمشاد بھائی سے شادی کر لو۔۔۔۔۔

نینا نے آج موقع کی مناسبت سے بھائی کہا تھا اور نہ میٹھا کی طرح وہ بھی اس کے نام کے ساتھ روز نیا لقب لگاتی تھیں۔

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی نینا، میرے خوابوں کا شہزادہ تو کوئی اور تھا خوبرو حسین، جو مجھے اپنے محل کی شہزادی بنا کے

رکھتا۔۔۔۔۔

وہ ایک خواب کی مانند آنکھوں میں آنسو لیے بول رہی تھی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

تم انکار کرد اس رشتے سے۔۔۔۔

آئمہ نے اسے مشورے سے نوازاتو وہ خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

####

کب سے شوں شوں کرتی وہ زور اقطار روئے جارہی تھی۔

بس کرویشاب مجھے متلی ہونے لگ گئی ہے تمہیں روتا دیکھ دیکھ کر۔۔۔۔

عربیہ نے اسے کوئی دسویں مرتبہ اپنی ناک دوپٹے سے رگڑتے دیکھا تو وہ پھٹ پڑی۔

شرم تو نہیں آرہی ہوگی یوں کہتے ہوئے میں تمہاری بڑی بہن ہوں۔۔۔۔

میشا نے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرا لہرا کر اسے شرم دلای۔

ایک سال بڑی ہو تو اب تمہارے ہاتھ پاؤں دبائے لگ جاؤں۔۔۔۔

عربیہ نے ازلی منہ پھٹ ہونے کی لاج رکھی۔

بھاڑ میں جاؤ کسی کو میری پرواہ نہیں ہے، کاش میں پیدا ہوتے ہی مر جاتی تم سب لوگوں کی جان چھوٹ جاتی مجھ

سے۔۔۔۔

وہ پھر سے ایمو شنل بلیک میلنگ شروع کر چکی تھی، عربیہ نے گہرا سانس لیا۔

اوکے، میری پیاری سی محترم جناب مشعل عرف میشا بہنا، آپ کو جو کوئی بھی پریشانی ہے ہم سے بیان فرمائیں تاکہ

میں ہیڈ کوارٹر میں جا کر عرضی پیش کروں اور آپ کا مسئلہ حل ہو سکے۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

عربیہ اب اس کے تعارف میں قلابے ملا کر اس سے رونے کی وجہ پوچھ رہی تھی۔

میشا کی آنسو تھوڑی دیر کے لیے تھمے تھے، وہ اب اتنے مؤدب انداز میں پوچھے جانے پر ضرور اپنے ان آنسوؤں کی وجہ بتانا چاہتی تھی جو وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بہا رہی تھی۔

بابا نے کیوں انیلہ پھپھو کو میرے رشتے کے لیے ہاں کی ہے۔۔۔۔۔

وہ اب "ہے" کو لمبا کھینچ کر پھر سے آوازیں نکال کر رونے لگی۔

اچھا تبھی میں کہوں کہ تمہارے کلیجے میں جب سے آگ لگی ہوئی ہے جب سے امی جان نے یہ خوشخبری سنائی ہے۔۔۔۔۔

عربیہ اب جا کر اصل وجہ تک پہنچی تھی۔

ویسے کیا برائی ہے شمشاد بھائی میں، اچھے خاصے پڑھے لکھے ہیں اچھی جاب ہے، اپنی گاڑی بھی۔۔۔۔۔

عربیہ اسے اپنے ہونے والے بہنوئی کی خصوصیات گنوانے لگی۔

بس کرو تم، ان کا تو نام ہی کافی ہے تم ساتھ بھائی ناکہو تو لگتا ہے محلے کی آنٹی کا ذکر کر رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ مزید سیخ پا ہوئی تو عربیہ نے چپ رہنا مناسب سمجھا۔

میں کیا کروں پھر۔۔۔؟

عربیہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چکر اتا سر تھام کر بولی تو میشا کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

انہیں فون کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اس رشتے سے انکار کر دیں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میشادونوں ہاتھوں سے تالی بجاتی اپنا پلان بتاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی، عربیہ کو کھانسی کا دورہ پڑ گیا،

نا،،، میں اس میں تمہارا ساتھ بالکل نہیں دوں گی۔۔۔۔

عربیہ ہاتھ جھاڑ کر کھڑی ہو گئی۔

ایسی ہوتی ہیں بہنیں۔۔۔۔

وہ پھر سے اسے جذباتی طور پر ایمو شنل کرنا چاہتی تھی مگر مقابل بھی عربیہ تھی دائیں ہاتھ کی انگلی سے نفی کا اشارہ کرتے کرتے اٹے پاؤں کمرے سے نکل گئی۔

#####

تم آج کالج سے چھٹی کر لو، میں اور تمہارے بابا تعزیت کے لیے جارہے ہیں۔۔۔۔۔

مہوش اس کو چاہے ناشتہ تھماتے ہوئے بولیں۔

کس کی تعزیت کے لیے۔۔۔؟

وہ بسکٹ کھاتے ہوئے عجلت میں ان سے پوچھنے لگی۔

تمہاری دادی کی پکی سہیلی تھیں وہ فوت ہو گئی ہیں، بہت آنا جانا تھا ان کا پہلے تو پھر تمہاری دادی اماں اللہ کو پیاری

ہوئیں تو انہوں نے بھی یہاں آنا چھوڑ دیا، اللہ جنت میں گھر دے۔۔۔۔۔

مہوش گہری سانس لیتے ہوئے افسردگی سے چادر سر پر اوڑھ کر باہر کی جانب چل دیں۔

تمہارے بابا انتظار کر رہے ہیں باہر، کنڈی لگاواٹھ کے۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ اسے ہدایت دیتے ہوئے دہلیز پار کر گئیں۔ میٹھا چائے کا گم رکھ کر بھاگتی ہوئی آئی اور دروازے کی کنڈی چڑھا دی۔

سارے گھر کا کام بھی کرنا پڑے گا اب، یہ عریبہ کی بچی کو تو امی بھی چھٹی نہیں کروائیں۔۔۔۔۔ وہ اب ناشتہ کرتے ہوئے اونچی آواز میں خود کو یہی باتیں سنائی جا رہی تھی۔

اچانک اس نے اپنی آنکھیں سکیر کر شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجالی، اسکے دماغ میں بجلی کی طرح ایک خیال آن پڑا تھا۔

وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی بابا کے کمرے میں پہنچی، ان کی الماری چھان لی مگر مطلوبہ چیز کہیں نظر نہ آئی۔ کہاں رکھ دی۔۔؟

وہ سائنڈ ٹیبل کے درازوں میں ساری چیزیں الٹ پلٹ کر کے دیکھ رہی تھی۔ وہاں ہوگی۔۔۔

ان کی کتابوں کی شیلف کو دیکھ کر اس جانب لپکی تو ایک کتاب کے اوپر اسے بابا کی چھوٹی سی ڈائری نظر آئی جس پر وہ موبائل نمبر درج کیا کرتے تھے۔

ڈائری اٹھا کر وہ برآمدے میں لینڈ لائن کے پاس آکھڑی ہوئی۔

دو تین صفحے پلٹنے کے بعد اسے وہ نمبر مل چکا تھا۔

"شمشاد دبی"

لو میں مان گئی عارب شاہ

اس نے تھوک نکل کر ہمت جمع کی اور نمبر ڈائل کر دیا۔

ہیلو۔۔۔۔

دوسری جانب سے ایک ہی بیل کے بعد شمشاد کی آواز گونجی، وہ یہ آواز چار سالوں بعد سن رہی تھی مگر پہچان چکی تھی۔

ہیلو۔۔۔۔

میشا کے دس سیکنڈز بعد بھی کچھ نابولنے پر وہ دوبارہ بولا۔

اسلام علیکم۔۔۔

اب نہیں تو کبھی نہیں، یہ جملہ ذہن میں رکھ کے وہ سلام جھاڑ چکی تھی۔

وعلیکم السلام، کون۔۔۔؟

شمشاد ہمیشہ کی طرح تحمل سے اور دھیمی آواز میں بات کر رہا تھا۔

میں مشعل بول رہی ہوں اور مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی، آپ انکار کر دیں۔۔۔۔۔ وہ ایک ہی سانس میں اپنا

موقف بیان کر کے فون رکھ چکی تھی اور اب لمبی لمبی سانسیں لے کر اپنا تنفس بحال کرنے لگی۔

کام ہو گیا، واؤیس۔۔۔۔

وہ اب خوشی سے جھوم رہی تھی

کوئی کام بھی مشعل حیدر کے لیے مشکل نہیں ہے۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ سامنے لگے آئینے میں خود کو دیکھ کر فخریہ انداز میں بولی۔

اگر اس نے کسی کو بتا دیا تو۔۔۔

پھر خود ہی اپنے آپ کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر بولی تو چند پلکے لیے سوچ میں پڑ گئی۔

نہیں وہ کسی کو نہیں بتائے گا جیسی اس کی پر سنیلٹی ہے وہ اس بات کو اپنے اندر دفن کر کے قربانی کا بکرا بن کر رشتے سے انکار کر دے گا۔۔۔۔

وہ پھر واثوق سے کہتی آئینے میں اپنی پر چھائی کو یقین دلا گئی۔

اب کچھ کام کر لوں ورنہ امی کی ڈانٹ سننی پڑے گی۔۔۔۔

وہ گنگنائی ہوئی برتن سمیٹنے لگی

#####

امی اور بابا دن میں ہی واپس آ گئے تھے، وہ ہر چیز سے انجان بنی روز کے معمولات میں حصہ لے رہی تھی مگر اندر سے اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔

وہ رات کے کھانے کے بعد ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی ساتھ مونگ پھلی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

عربیہ اپنی کتاب کی اوٹ سے اسے کب سے دیکھے جارہی تھی جب یہ بات میٹھا نے نوٹ کی تو پاس پڑا ہوا کشن کھینچ کے اسے مارا۔

کیوں تاڑ رہی ہو مجھے ایسے، اگر میری مونگ پھلی پر نظر رکھے ہوئے ہو تو سوچنا بھی مت۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ اس کی طرف رخ موڑ کر جھپٹنے کو تیار تھی۔

میں تو یہ دیکھ رہی ہوں کہ کل تک تم اپنے رشتے کو لے کر لڑنے مرنے کے لیے تیار تھی اور آج اتنی پرسکون کیوں۔۔۔۔۔

وہ جاسوسانہ انداز میں بولتی اس کے چہرے کا ایکسرے کیے جا رہی تھی۔

میشا کا چہرہ ایک سیکنڈ کے لیے بدلا مگر اس نے خود کو کمپوز کر لیا۔

اب تو یہ رونا ساری زندگی کا ہے کب تک خود کو خوار کرتی تو میں نے سوچا کہ جو قسمت میں لکھا ہے وہ ہی مل کر رہے گا۔۔۔۔۔

وہ بلا کی معصومیت چہرے پر طاری کر کے بولی اور ٹی وی سکرین کو گھورنے لگی۔

عربہ اس کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوئی الٹا اسے اپنی بہن مزید مشکوک لگنے لگی تھی۔

ہونا ہو یہ یقیناً کچھ اور سوچ کے بیٹھی ہے۔۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں سوچتے ہوئے اپنا ٹیسٹ یاد کرنے لگی۔

####

آج تم لوگوں کو میری طرف سے ٹریٹ ملے گی۔۔۔۔۔

میشا نے شاہی انداز میں ہاتھ لہرا کر انہیں خوشخبری سنائی تو وہ بھونچکا رہ گئیں۔

آخر کس خوشی میں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

آئمہ سینے پر ہاتھ باندھے اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

اس خوشی میں کہ تمہاری دوست نے بقلم خود اپنے رشتے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔۔۔
وہ فخریہ انداز میں اپنی شرٹ کا کالر پکڑ کر بولی تو ان دونوں کی خوشی کے مارے چیخ نکل گئی۔
سچی میں۔۔۔

نینا اس کا کندھا پکڑے حیرت سے بولی تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔
اچھا کیا جان چھوٹی تمہاری، ورنہ آج کل تمہارے کزن جیسے پیس کا فیشن ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔
آئمہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر ہنستے ہوئے کہا تو میثا اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستی چلی گئی۔

#####

انیلہ کا فون آیا تھا، بتا رہی تھی کہ شمشاد دو ہفتوں تک آرہا ہے۔۔۔۔۔
حیدر صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے مہوش بیگم کو بتانے لگے۔
اچھا اتنے جلدی، پہلے تو کوئی امکان نہیں تھا اس کے آنے کا۔۔۔۔۔
مہوش اچانک شمشاد کے آنے کی خبر پر حیرت زدہ تھیں۔

ہاں کہہ رہی تھی کل رات ہی فون کر کے بتایا ہے اس نے ماں کو، تم تیاری شروع کرو انیلہ کہہ رہی تھی میں اب دیر
نہیں کروں گی شادی میں۔۔۔۔۔

وہ اب مدعے کی بات بتانے لگے جس کے لیے ان کی بہن نے اسے فون کیا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

ہائے اتنے جلدی میں کیسے کروں گی سب تیاری۔۔۔

مہوش کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

ہو جائے گی اللہ کا نام لے کر شروع کرو اور ہاں میثاکو کہہ دینا کل سے کالج نا جائے۔۔۔

وہ ہاتھ صاف کر کے اٹھتے ہوئے بولے۔

پیپر رہتے تھے سبھی اس کے، سارا سال ضائع ہو جائے گا۔۔۔۔۔

مہوش بیگم نے جھجھکتے ہوئے کہا تو وہ جاتے جاتے رک گئے۔

اگر شوہر نے اجازت دی نا تو شادی کے بعد پڑھتی رہے گی، میں دکان پر جاتا ہوں دیر ہو رہی ہے۔۔۔

وہ جلدی میں جواب دے کر چلے گئے۔

مہوش مطمئن ہو کر برتن اٹھانے لگیں۔

#####

تمہارے بابا کو فون کیا تھا انیلہ نے۔۔۔

وہ کالج سے آئی تو ماں کے پاس آکر بیٹھی تو وہ اسے بتانے لگیں۔

میثاکا سانس حلق میں اٹک گیا۔

کک کیا کہتی تھیں۔۔۔

وہ بمشکل بول پائی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

مہوش بیگم نے اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں تعجب سے دیکھیں۔

کہہ رہی تھیں کہ تیار ہو جائیں آپ لوگ شادی کے لیے۔۔۔۔

مہوش بیگم بولیں تو اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

اگلے مہینے کے شروع میں تاریخ رکھیں گے تمہارے ابا کہہ رہے تھے، تم اب کالج جانا چھوڑو اور گھرداری میں دلچسپی لو۔۔۔۔

وہ باتیں کیے جا رہی تھیں مگر میثا تو جیسے سن سی ہو گئی تھی۔

اس کا مطلب ہے اس نے میری بات کو ذرا اہمیت نہیں تھی اڑیل بے وقوف۔۔۔۔

وہ ذرا سنبھلی تو اندر ہی اندر شمشاد کو نوازنے لگی۔

ایک جھٹکے سے اٹھتی وہ اپنے کمرے میں داخل ہو گئی اور دروازہ لاک کر لیا۔

عجیب ہی لڑکی ہے یہ، کچھ سمجھ نہیں آتا اس کے موڈ کا۔۔۔۔

مہوش اس کے رویے پر افسوس کرتی رہ گئیں۔

#####

وہ لاکھ منہ بنا کر پاؤں پیچ کر اپنے رویے سے احتجاج کرتی رہی مگر مہوش کے کان پر جوں تک نارینگی۔

عربیہ کو اس کی بے بسی پر کبھی کبھی ترس آتا اور کبھی اس کی بے وقوفیوں پر افسوس ہوتا۔

شمشاد پاکستان آچکے تھے امی بابا اور عربیہ ان کو مل کر آئے تھے تب سے عربیہ اس کے گھٹنے سے لگی ہوئی تھی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

سچی میثا وہ بہت ہیڈ سم ہو گئے ہیں، وہ شمشاد بھائی تو لگتے ہی نہیں، اتنے پیار سے ملے سب سے۔۔۔۔۔

عربہ جتنی دفع یہ بات کرتی میثادونوں ہاتھ جوڑ کر "میری جان چھوڑو" کہتی وہاں سے اٹھ جاتی۔

نا یقین کرو میرا، بھاڑ میں جاؤ تم، کب سے نخرے دکھا رہی ہے۔۔۔۔۔

عربہ کو اب اپنی ناقدری پر شدید غصہ آیا تو وہ اسے دو چار سنا کر کمرے سے نکل گئی۔

دو دن بعد اسے مایوں بیٹھنا تھا۔

وہ بہت دیر سامنے والی دیوار کو گھورتی رہی اور پھر پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

#####

آج اس کی مہندی تھی حیدر صاحب اپنی وسعت سے بڑھ کر بیٹی کی خوشی کی خاطر ایک آئیڈیل شادی کرنے کی کوشش میں تھے

سارا گھر گولڈن لائٹس سے سجا ہوا تھا، وہ خود بھی گرین شرارے میں خوبصورتی سے سجی بیٹھی تھی اس کی اداس آنکھیں مزید قیامت ڈھا رہی تھیں۔

سامنے سے آتی اپنی دوستوں کو دیکھ کر اس کا جی چاہا بھاگ کر انہیں گلے لگالے کیونکہ وہ ہی تو تھیں جو اس کا درد سمجھ سکتی تھیں۔

READERS CHOICE

آئمہ اور نینا نے اسے آکے گلے سے لگایا اور اس کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔

مجھے یقین نہیں آ رہا مشعل کہ تمہاری شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

نینا اپنی گول مول آنکھوں سے اس کو سجا سنورا دیکھ کر بولی تو وہ پھینکی سی مسکرا دی۔
تم مان کیسے گی میشا۔۔۔۔

آنمہ نے جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ سر جھکا گئی۔
اتنے میں مہندی لگائی کے لیے اس کے سسرال والے تیار ہو گئے تو وہ دونوں ایک سائڈ سے ہو کر سیٹج سے نیچے اتر گئیں۔

مجھے لگتا ہے وہ خوش نہیں ہے۔۔۔۔

نینا نے بو جھل ہوتے دل سے کہا تو آنمہ بھی اسے دیکھ کر رہ گئی۔
ڈانس اور گانوں کا مقابلہ شروع ہوا تو میشا کی ہمت جواب دے گئی۔
میری طبیعت خراب ہو رہی ہے امی کو کہو مجھے
اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔۔۔

وہ عربیہ کو بلا کر کہنے لگی کیونکہ مزید وہ یہاں نہیں بیٹھ سکتی تھی۔
چلو آ جاؤ۔۔۔

عربیہ امی سے پوچھ کر اسے تھام کر کمرے تک چھوڑ آئی۔
میشا کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا، اس نے کمرے میں آتے ہی گجرے نوچ کر پھینک دیئے، چوڑیاں اتار دیں، ٹشو لے کر
بے دردی سے اپنے چہرے پر لگے میک اپ کو رگڑ کے صاف کرنے لگی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

آنسو اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔

پھر کپڑے تبدیل کر کے آئی تو باہر سے آوازیں بھی کم ہو چکی تھیں، وہ اپنے پلنگ پر کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔

#####

آخر ناچا بکر بھی وہ لمحہ آچکا تھا جس کو سوچتے ہوئے بھی اسے ڈر لگا کرتا تھا، بابا پین اور نکاح نامہ لے کر آئے اور اس کی جانب بڑھا کر اجازت چاہی تو اس کے ساری توانائیاں جواب دے گئیں یوں لگتا تھا کہ ابھی کرسی سے اوندھے منہ گر جائے گی۔

حیدر صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو باپ کی محبت اور شفقت کے سائے میں وہ پیپر پر سائن کرتی چلی گئی، انہوں نے اس کا ماتھا چوما اور آنکھیں صاف کرتے باہر نکل گئی۔

مشعل حیدر کے نام کے ساتھ شمشاد کا نام جڑ چکا تھا، پھر باری باری سب نے آکر اسے گلے سے لگایا انیلہ پھپھو اس کے صدقے واری جارہی تھیں۔

شمشاد کو آکر اس کے پاس بٹھایا گیا پھر دودھ پلائی کی رسم ہوئی ہنستے مسکراتے لہجے میں سب لوگ باتیں کر رہے تھے مگر اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔

رخصتی کا وقت آیا تو اسے لا کر گاڑی میں بٹھا دیا گیا، اور یوں وہ روتی دھوتی اپنی فی زندگی کی شروعات کرتی سسرال رخصت ہو گئی۔

#####

لو میں مان گئی عارب شاہ

اللہ کا شکر ہے سب صحیح سلامت ہو گیا۔۔۔۔

مہوش اور حیدر صاحب بیٹی کو دوداع کر کے دکھی دل کے ساتھ اسی کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

ہاں اللہ نصیب اچھے کرے، خوش رہے اپنے گھر میں۔۔۔۔

حیدر صاحب گلوگیر لہجے میں بولے اتنے میں عربیہ چائے لیے آگے۔

ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی تھی میری بچی۔۔۔۔

مہوش تصور میں اس کی موہنی صورت کو سوچتے ہوئے محبت سے بولیں۔

نہیں امی میٹھا سے زیادہ تو شمشاد بھائی پیارے لگ رہے تھے، پتا ہے میٹھا کی دوستیں بار بار مجھ سے آکر پوچھتی تھیں کہ

یہ ہی شمشاد ہیں گویا انہیں یقین ہی نا آ رہا ہو۔۔۔۔

عربیہ ان کو چائے دیتی ہنس ہنس کر میٹھا کی دوستوں کے قصے سنارہی تھی۔

ہاں ماشاء اللہ بہت بدل گیا ہے بچہ، پہلے صحت مند تھا اچھا بھلا جب کچھلی مرتبہ آیا تھا۔۔۔۔

مہوش نے عربیہ کی تائید کی۔

سچی امی شمشاد بھائی تو خود کو گروم کر کے ٹام کروڑ کا نمبر بھی کاٹ گئے۔۔۔۔

عربیہ تو اپنے بہنوئی کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

اچھا تم اب باتیں کم بناؤ اور جا کر میری دوائے آؤ کمر میں درد ہو رہا ہے آج پھر۔۔۔۔

حیدر صاحب کے کہنے پر وہ بھاگتی ہوئی ان کی میڈیسن لینے چلی گئی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ دوکان پر چیئر بدلا لیں وہ دوسری رکھ لیں جس سے کمر درد نہیں ہوتا۔۔۔۔۔
مہوش بیگم انہیں پھر سے فی چیئر لینے کا کہنے لگیں اور وہ ہمیشہ کی طرح لے لیں گے کہہ کر ٹال گئے۔

#####

اسے کمرے میں پہنچایا گیا تو وہ تب تک یہ سوچ چکی تھی کہ اسے شمشاد کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔
یقیناً میں نے فون کر کے انکار کیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کی انا کو ٹھیس پہنچی ہوگی یا اسی کا بدلہ لینے کے لیے مجھ سے
شادی کی ہے یا پھر ویسے ہی اچھا بن رہے ہیں کہ میرا دل نرم ہو جائے، آنے دو ایسا مزہ اچھا کاؤں گی یاد رکھے
گا۔۔۔۔۔

منہ پر ہاتھ پھیرتی وہ اس کی شامت لانے کی تیاریاں کرنے لگی۔
پھر کچھ سوچ کر اٹھی ڈریسنگ سے لال لپسٹک لے کر بیڈ کے سامنے والی دیوار پر مل دی۔
جب لپسٹک ختم ہوگی تو دو قدم دور ہو کر دیکھا تو کافی خوفناک منظر لگ رہا تھا یوں لگتا تھا جیسے دیوار پر خون سے
لائسنس کھینچی گئی ہوں۔

فاتحانہ انداز میں مسکرا کر وہ بیڈ پر گھونگھٹ لے کر بیٹھ گئی۔
چند ساعتوں کے بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور پھر دروازہ کھلتا چلا گیا۔
شمشاد جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اس کی نظر اچانک دیوار پر گئی تو اسے حیرانگی کا جھٹکا لگا۔
یہ دیوار پر کیا حشر کیا تم نے اور کیوں۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ دروازہ بند کر کے اس کی جانب آیا اور وہیں کھڑے کھڑے پوچھنے لگا۔

ابھی تو صرف دیوار کا یہ حشر کیا ہے، مجھے زبردستی اپنی زندگی میں شامل کیا ہے تو آپ کی زندگی کا بھی یہ ہی حشر کر دوں گی۔۔۔۔

وہ گھونگھٹ میں سے ہی دانت پیس کر بولی تو شمشاد کو اپنے کانوں پر یقین نا آیا، یہ اس کی ماموں زاد کیسے ہو سکتی ہے اتنی بد تمیز اور بد لحاظ،

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کبھی دیوار کو دیکھتا اور کبھی اس کو،

میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو ساری زندگی رو دھو کر۔۔۔۔۔

میشا نے ایک جھٹکے سے اپنا گھونگھٹ ہٹایا تو سامنے کھڑے اس خوب رو شخص کو دیکھ کر اس کی چلتی زبان رک گئی۔

تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟

وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی ایک جھٹکے سے دور ہوئی۔

شٹ اپ۔۔۔ بد تمیز لڑکی۔۔۔

وہ غصے سے کہتا اس کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

میں پوچھ رہی ہوں کون ہو تم۔۔۔ میں شور مچا کر بلا لوں گی سب کو میرے پاس آئے تو۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں تو اس شمشاد کی منتظر تھیں جو گولو مولو ساسر جھکائے سب کی بات سن کر جی جی کرتا رہتا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میں بد قسمتی سے تمہارا شوہر ہوں اور مجھے اب محسوس ہو رہا ہے کہ یہ میری زندگی کا سب سے گھٹیا فیصلہ تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کو بہت کچھ جتا کر کمرے سے نکل گیا۔
میشا کا چہرہ دیکھنے والا تھا منہ کھولے کب سے وہ وہیں کھڑی تھی۔
یہ کیسے بدل گیا اتنا۔۔۔۔۔

وہ اب اپنا سر تھامے بیڈ پر بیٹھ گئی۔
پتا نہیں باہر جا کے کس کس کو بتائے گا۔۔۔ امی اور بابا کو پتا چل گیا تو جان سے مار دیں گے مجھے۔۔۔۔۔
وہ اب جو سوچ رہی تھی وہ اس نے یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا تھا مگر اب وہ بے وقوفی کر چکی تھی سوائے پچھتاوے کے اسکے پاس کچھ نہیں تھا۔

#####

وہ رات کے اس پہر چھت پے کھڑا فرصت سے پورے چاند کو دیکھے جا رہا تھا۔
اسے وہ دن یاد آ رہا تھا جب میشا نے اسے فون کیا تھا۔
وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ بیل کی آواز پر کمپیوٹر سکرین سے نظریں ہٹائے بغیر ہیلو کہا تو کسی کا جواب ناپا کر رک گیا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

پھر دوبارہ سے دوسری جانب شخصیت کی موجودگی جاننے کے لیے ہیلو کہا تو اس کی آواز کانوں سے ٹکرائی تھی۔ جو شاید بچپن سے اس کی خواہش تھی وہ خوشگوار حیرت سے دو چار مزید کچھ بول نہیں پایا اور مقابل میں وہ ایک ہی جست میں اپنی بات کر کے کال کاٹ گئی تھی۔

شمشاد کچھ نا سمجھنے والے انداز میں اپنے موبائل کو دیکھنے لگا پھر سر جھٹک کر کام میں جت گیا مگر دھیان بار بار اسی جانب جا رہا تھا۔

کام سے واپس کمرے میں آ کر ماں کو کال ملائی تھی۔

امی وہ راضی تو ہے ناں اس رشتے سے۔۔۔؟

باتوں باتوں میں وہ ان سے پوچھ بیٹھا تھا۔

کیوں نہیں لاکھوں میں ایک ہے میرا بیٹا، وہ راضی اور خوش ہے بہت۔۔۔۔

ماں نے پیار بھرے لہجے میں اس کی فکر دور کی تو اس کا من ہلکا ہو گیا۔

شاید اس لیے کر رہی ہو گی کہ اس کی پڑھائی مکمل نہیں ہو سکے گی، پاگل۔۔ میں خود مدد کیا کروں گا اس کی پڑھائی

میں۔۔۔۔ READERS CHOICE

شمشاد کو اپنا تائب کا بولا ہوا جملہ یاد آیا تو اس نے اپنا سردونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے جکڑ لیا۔

میں کتنا بے وقوف تھا اس کے صاف صاف انکار کو بھی نا سمجھ سکا، وہ نفرت کرتی تھی مجھ سے۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ اب کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح چھت پے پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

میں گریزاں ہوں محبت سے تو سب کچھ ہیں

ورنہ کون ہے جو چاہت کا طلبگار نہیں

میں تو سرپائے محبت ہوں مگر پھر بھی

مجھے اس لفظ "محبت" کا اعتبار نہیں۔

#####

اسے سکون کی نیند ساری رات نصیب نہیں ہوئی تھی، بار بار آنکھ کھول کر دیکھتی مگر وہ واپس نہیں آیا تھا یونہی آنکھ
مچولی کے کھیل میں آذان کی آواز نے طلوع صبح کی نوید سنا دی وہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔

شمشاد کمرے میں آیا تو میٹھا نے فوراً اسے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا مگر وہ اسے نظر انداز کیے واش روم چلا گیا۔
کوئی کیسا اتنا چنچ ہو سکتا ہے۔۔۔

اسے ابھی تک یہ ہی غم کھائے جا رہا تھا، وہ سوچوں میں گم تھی کہ وہ واش روم سے نکلا اور الماری سے جائے نماز نکال
کر نماز کی نیت کر لی، اس سب وقت میں وہ ایسے برتاؤ کر رہا تھا جیسے اس کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود ہی ناہو۔
وہ خشوع و خضوع سے نماز ادا کر رہا تھا اور میٹھا اس کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔

بلکل ایسا ہی شہزادہ آتا تھا میرے خواب میں۔۔۔۔

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بغیر آواز کے لب ہلا کر کہہ رہی تھی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی بازو گہری سیاہ آنکھیں ستواں ناک، گھنی مونچھیں ہلکی سی بڑھی ہوئی داڑھی۔۔۔
یہ ہی سب تو اس کے زندگی کے ساتھی میں اسے چاہیے تھا۔
وہ نماز پڑھ کے سلام پھیر چکا تھا کوئی پانچ سیکنڈ کے لیے دعا مانگ کر وہ اٹھا جائے نماز تہہ کر کے رکھی اور پہلی مرتبہ
اس کی جانب متوجہ ہوا۔

اگر تم چاہو تو آج ہی اپنے والدین کے گھر جاسکتی ہو ہمیشہ کے لیے اور اگر چاہو تو چند دن ٹھہر کر، میں تم پر کوئی
ذبردستی نہیں کروں گا میری طرف سے تم جو چاہے بہانہ بنا کر یہ رشتہ ختم کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔
وہ ٹھہر ٹھہر کر گھمبیر آواز میں بول رہا تھا۔
اب اٹھو مجھے یہاں سونا ہے۔۔۔۔۔

وہ اسے ہاتھ سے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا تو وہ بے چارہ سامنے لے کر اٹھ گئی۔
وہ کمبل سر تک اوڑھ کے لیٹ گیا تو میٹھا سن ہوتے دماغ کے ساتھ پاس پڑے صوفہ پر ڈھ گئی۔
شمشاد کے الفاظ اس کے دماغ میں گونجنے لگے۔

#####

جاؤ مشعل تم تیار ہو جاؤ، شمشاد تمہیں بھائی صاحب کے گھر چھوڑ آئے گا۔۔۔۔۔
وہ ناشتہ کر چکے تو پھپھونے اسے پیار سے پچکار کر کہا۔
جی۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ جھجھکتی ہوئی سر جھکائے تیار ہونے کے لیے اٹھ گئی۔

بلیک کلر کا کا مڈار سوٹ نکال کر پہنا ہلکا سا میک اپ کر کے وہ تیار تھی۔

ناجانے کیوں وہ کمرے میں ہی رک گئی کہ شاید وہ اسے بلانے کے لیے کمرے تک آجائے مگر وہ نہیں آیا، تھوڑی دیر

بعد وہ خود ہی اپنا پرس اور چادر اٹھا کر باہر چلی آئی۔

میں چلتی ہوں پھر، اللہ حافظ۔۔۔۔۔

اس نے جھک کر انیلہ بیگم کو سلام کہا تو انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا۔

شام کو شمشاد لینے آجائے گا۔۔۔۔۔

وہ اسے یاد دلاتے ہوئے بولیں۔

آپ بھی آنا پھپھو۔۔۔۔۔

وہ ان سے وعدہ لینے والے انداز میں بولی تو شمشاد پہلو بدل کر رہ گیا۔

اچھا آجاؤں گی، خیر سے جاؤ۔۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو خدا حافظ کہتی ہوئی دروازے تک آئیں۔

گاڑی لے جاؤ، میشا کو بانک پے لے کے جاؤ گے۔۔۔۔۔

انیلہ بیگم اسے بانیک نکالتے دیکھ کر بولیں تو اس کے چلتے قدم رک گئے۔

پہلے کب گاڑی کی عادت ہے اسے، بیٹھ جائے گی بانیک پر آرام سے۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ طنزیہ لہجے میں بولتا باہر نکل گیا تو مشعل بھی لب بھینچے اس کے تعاقب میں بیٹھ گئی۔

انیلہ کو اپنے بیٹے کا لہجہ عجیب سا لگا۔

#####

وہ میکے پہنچی تو بابا سے مل کر اس کی آنکھیں بھرا آئیں، امی اور عربیہ نے بھی اسے گلے سے لگا لیا۔

کتنی پیاری لگ رہی ہو مینا، شمشاد بھائی کی محبت کا رنگ تمہارے چہرے پر پھیلا ہوا ہے۔۔۔۔۔

عربیہ اس کے کان میں شرارت سے بولی تو مینا اس کی بات پر دل ہی دل میں طنزیہ مسکرائی۔

آؤنا مشعل بیٹھو ادھر۔۔۔۔۔

امی نے اسے اشارہ کر کے شمشاد کے پاس بیٹھ جانے کو کہا، اب مرنی کیانا کرتی کی کہاوت کے تحت وہ اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئی۔

شمشاد غیر محسوس طریقے سے ماموں سے بات کرتے ہوئے دوسری جانب سرک گیا تھا یہ صرف مینا نے محسوس کیا۔

کھانا کھا کر جانا بیٹا، میں ابھی تیاری کرتی ہوں۔۔۔۔۔

مہوش نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔

نہیں ممانی شام کو آؤں گا تو کھالوں گا، ابھی مجھے کچھ کام ہیں، اجازت دیں مجھے۔۔۔۔۔

وہ فرمانبرداری سے کہتا ان کے آگے جھکا تو مہوش بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ پھیرا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

خوش رہو۔۔۔

حیدر صاحب نے اسے دعا دی تو وہ جواباً مسکرا کر چلا گیا۔

میشا کا دل بے چین ہو گیا۔

پتا نہیں مجھے لینے بھی آتا ہے اب کہ نہیں۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں بول گی اور پھر غلطی کا احساس ہونے پر دیکھا تو عربیہ اسے آنکھیں دکھا رہی تھی۔

کیا۔۔۔۔

میشا خود کو سنبھال کر الٹا اسی سے سوال کرنے لگی۔

یہ تم کیا بول رہی تھی کہ لینے نہیں آئیں گے تمہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب ہو کر تفتیشی انداز میں بولی۔

میرا مطلب تھا کہ ہر وقت ہی کام ہوتا ہے کوئی نا کوئی اسے، کوئی بعید ہے کہ مجھے لینے بھی نا آئے اور پھپھو کو ہی آنا

پڑے۔۔۔۔۔

وہ بات سنبھالتے ہوئے اوٹ پٹانگ جواب دینے لگی۔

جو بھی ہے میشا مگر تمیز سے تو ان کا ذکر کرو، ان کے سامنے بھی انہیں "تم" ہی کہتی ہو۔۔۔۔۔

عربیہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی تو میشا صاف مکر گئی۔

نہیں تو ان کے سامنے تو میں آپ جناب ہی کہتی ہوں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

سفید جھوٹ بول کر وہ اپنی چوڑیوں سے کھینے لگی۔

اچھا، گفٹ کیا ملا ہے وہ دکھاؤ۔۔۔۔۔

مہوش اور حیدر صاحب صحن میں چلے گئے تو وہ دونوں بہنیں اب گپیں لڑانے بیٹھ گئی تھیں۔

گھر ہی چھوڑ کے آئی ہوں، بریسلٹ ملا ہے مجھے منہ دکھائی میں۔۔۔۔۔

اب وہ کس منہ سے بتاتی کہ بریسلٹ ملا تو نہیں البتہ وہ واش روم میں لٹکے شمشاد کے کپڑوں میں بریسلٹ کی ڈبیہ دیکھ

چکی تھی جو وہ اسے منہ دکھائی میں دینے والا تھا اگر حالات سازگار ہوتے تو۔

پاگل وہ گفٹ تو سب ضرور پہن کے رکھتی ہیں تم پہن کے ہی نہیں آئی۔۔۔۔۔

عربہ اس کی عجیب سی منطق پر سرپیٹ کے رہ گئی۔

اچھا جاؤ میرے لیے کچھ کھانے کو لاؤ۔۔۔۔۔

میشا اسے آرڈر دیتی صوفہ پر ہی دراز ہو گئی۔

میرا تو پرسوں پیپر ہے نا آپ خود لے لو جو کھانا ہے۔۔۔۔۔

عربہ اسے ہری جھنڈی دکھا کر نکل گئی۔

READERS CHOICE

#####

رات کے آٹھ بج چکے تھے مگر ابھی تک اس کے سسرال والوں کی کوئی خبر نہیں تھی۔

میشا فون کر و شمشاد کو ابھی تک کیوں نہیں پہنچے، کھانا بھی تیار کر دیا تمہاری ماں نے۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

حیدر صاحب اسے بولے تو وہ مرے مرے قدم اٹھاتی ٹیلی فون سٹینڈ تک آگئی۔

اب کہا کہ مجھے لینے آؤ تو کہیں گے کہ کل تو مجھے خوب باتیں سنائیں اور آج منتوں پے آگئی۔۔۔۔۔

میشا وہیں کھڑے کھڑے سوچنے لگی اور پھر خیال آیا کہ مجھے تو اس کا نمبر بھی معلوم نہیں ہے۔

بابا مجھے تو ان کا نمبر یاد نہیں۔۔۔۔۔

بہت معصومیت سے معذرت کی گئی تو وہ خود آکر نمبر ڈائل کرنے لگے۔

بیٹا کہاں ہو تم۔۔۔۔۔

وہ فون کان سے لگا کر پوچھنے لگے۔

اچھا اچھا، ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ چند ثانیے بعد بول کر فون رکھ چکے تھے۔

راستے میں ہیں ماں بیٹا۔۔۔۔۔

وہ انکو خبر کرتے ہوئے پھر سے اپنی چارپائی پر بیٹھ گئے۔

کچھ دیر کے بعد دروازے پے دستک ہوئی تو حیدر صاحب نے جا کر دروازہ کھولا۔

وہ اور پھپھو دونوں مٹھائی اور کیک کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

میشا نے جلدی سے آگے بڑھ کر مسکرا کر سلام کہا جس کا جواب پھپھو نے تو دیا مگر شمشاد یکسر نظر انداز کیے آگے بڑھ

گیا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میشا کی اداس نظروں نے اس کا اندر داخل ہونے تک پیچھا کیا اور پھر تھکے قدموں سے پیچھے پیچھے برآمدے میں چلی گئی۔

تیرے ابرو کی جنبش سے گھائل ہو گئے ہم بھی
سخاوت کرنے آئے تھے سائل ہو گئے ہم بھی

تم مجھے خاموش لگ رہے ہو یا میرا وہم ہے بیٹا۔۔۔۔

کھانا کھا کر واپسی پے انیلہ بیگم نے شمشاد کی طرف دیکھ کر کہا جو ان کی دوسری جانب بیٹھا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔
نہیں تو، آپ کو ایسا کیوں لگا۔۔۔۔

شمشاد نے مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں جوابا کہا تو وہ دھیمی آواز میں ہنس دیں۔
میں ماں ہوں تمہاری، اور بچپن سے تمہاری ہر عادت سے واقف ہوں۔۔۔۔۔
وہ عام سے انداز میں کہتیں اسے بہت کچھ جتا گئیں۔

اماں آپ بھی خوا مخواہ پریشان ہوتی رہتی ہیں، مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔۔
وہ ان کی آنکھوں میں جھانک خوشگوار موڈ میں کہہ رہا تھا۔

ہاں ویسے یہ بات بھی ہے مگر تمہاری زندگی میری پھول جیسی بھتیجی نے آکر مکمل کر دی، تمہیں بچپن کی خواہش پوری ہو گئی تو تمہیں تو اصولا تو تمہاری مسکراہٹیں عروج پر ہونی چاہئیں، ہیں نا مشعل۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

انہوں نے اسے چھیڑتے ہوئے پیچھے بیٹھی میشا کو بھی درمیان میں گھسیٹا تو وہ ہکا بکاسی رہ گئی۔

شمشاد کے ہاتھ سٹیئرنگ پر سخت ہو گئے تھے وہ بنا کسی تاثر کے گاڑی چلاتا رہا۔

تم دونوں کو اگر زندگی میں کسی بھی الجھن یا رکاوٹ کا سامنا ہو تو اپنے رشتے کی مضبوطی سے اس رکاوٹ کو توڑ کر آگے نکل جانا، اللہ نے میاں بیوی کا رشتہ بہت مضبوط بنایا ہے کی دکھوں اور مصیبتوں کے موسم آکر چلے جاتے ہیں مگر یہ رشتہ چٹان کی طرح مضبوط رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ باہر کی طرف دیکھتیں ان دونوں سے مخاطب تھیں، میشا سر جھکائے ان کی ہر بات غور سے سن رہی تھی۔
اماں اب آپ تو ایسی باتیں کر رہی ہیں جیسے اللہ نا کرے ہم میں کوئی ناچاقی ہوئی ہو، آپ فکر مت کریں کبھی بھی ہماری وجہ سے آپ کو یا ماموں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔

شمشاد سمجھ چکا تھا کہ اس کی ماں ان دونوں کے درمیان حائل اجنبیت کو جان چکی تھیں۔
اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر محبت سے ہاتھ پھیر کر بولیں تو شمشاد نے ماں کا ہاتھ چوم لیا۔
میشا کا دل ڈوب سا گیا، اپنی نادانیوں میں کیا کر گئی تھی وہ، کتنے خوبصورت رشتے اپنی نا سمجھی میں خراب کر گئی تھی۔
تھوک نکل کر اس نے اپنی نکھوں میں آنے والے آنسو پی لیے تھے۔

#####

گھر آکر میشا نے چائے بنا کر پھپھو کو دی تو انہوں نے شمشاد کے لیے بھی لے جانے کو کہا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ دوپٹہ ٹھیک کر کے، ٹرے ہاتھ میں تھامے بغیر آواز کیے دروازہ کھول کر کمرے میں آئی تو وہ ہوش و خرد سے بیگانہ
کمبل لیے ہوئے سو رہا تھا۔
اتنے جلدی سو گئے۔۔۔۔۔

میشا نے منہ بنایا،

وہ کوشش کرنا چاہ رہی تھی کہ کسی طرح اس سے بات کر کے معافی مانگ لے مگر وہ اسے موقع ہی کب دے رہا تھا۔
وہ بے قدموں سے چلتی اس کے قریب آکھڑی ہوئی۔
کاش میں آپ کو بتا سکتی کہ مجھے اس شمشاد سے نفرت تھی جو تین سال پہلے ہوتا تھا موٹا اور بدھا،
یہ سمارٹ اور ہینڈ سم شمشاد جو میرا شوہر ہے یہ مجھے کتنا پیارا ہے۔۔۔۔۔
وہ سرگوشی کرتے ہوئے اس کے چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
چند سیکنڈ وہیں کھڑے رہ کر وہ ٹرے واپس رکھنے کچن میں چلی گئی۔
اس کی قدموں کی آواز دور ہوئی تو شمشاد نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔
مجھے خود پر غصہ آتا ہے مشعل حیدر کہ میں نے تم جیسی بے حس اور خود غرض لڑکی کو چاہا تھا۔۔۔
وہ کھلے ہوئے دروازے سے اس کی پشت کو دیکھ کر کراہیت سے بولا اور پھر کروٹ لے کر سو گیا۔

#####

آج امی اور بابا ان سے ملنے آئے تھے وہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

جاؤ میٹھا چائے بنا کر لاؤ اچھی سی۔۔۔۔۔

انیلہ پھپھونے اسے ان کے لیے چاہے بنانے کو کہا تو حیدر صاحب نے اسے روک لیا۔

نہیں چائے کو چھوڑو ادھر آؤ، تم لوگوں کے لیے ایک ادنیٰ سا تحفہ لائے ہیں ہم۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے پاس بلا کر بٹھاتے ہوئے بولے تو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

تم دونوں کے لیے نار ان کے ٹکٹس ہیں، گھوم پھر آؤ دونوں۔۔۔۔۔

وہ اسے ٹکٹس تھماتے ہوئے شمشاد کی جانب دیکھ کر بولے۔

کیا ضرورت تھی ماموں، ہم خود جب بھی پروگرام بنتا چلے جاتے،۔۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر حیرانگی سے بھرے لہجے میں بولا۔

کوئی بات نہیں شادی کا کوئی گفٹ تو دینا تھا ناں تم لوگوں کو۔۔۔۔۔

مہوش بیگم مسکرا کر بولیں تو وہ چپ ہو گیا۔

اچھا کیا آپ نے بھائی صاحب، میں تو کہتی بھی رہتی کہ کہیں چلے جاؤ تو ان لوگوں نے نہیں جانا تھا، سست کہیں

کے۔۔۔۔۔

وہ محبت سے انہیں ڈانٹ کر بولیں تو مہوش بھی ہنس دیں۔

تیار کر لینا اچھے سے تم، سارے گرم کپڑے رکھ لینا اور مل کر جانا کیونکہ عربیہ اتاولی ہو رہی تھی کہ مجھ سے ملے بنا

ہی نا چلے جائیں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

مہوش میشا کو سمجھاتے ہوئے بولیں تو وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

#####

تم مجھے خاموش لگ رہے ہو یا میرا وہم ہے بیٹا۔۔۔۔۔

کھانا کھا کر واپسی پے انیلہ بیگم نے شمشاد کی طرف دیکھ کر کہا جو ان کی دوسری جانب بیٹھا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔
نہیں تو، آپ کو ایسا کیوں لگا۔۔۔۔۔

شمشاد نے مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں جوابا کہا تو وہ دھیمی آواز میں ہنس دیں۔

میں ماں ہوں تمہاری، اور بچپن سے تمہاری ہر عادت سے واقف ہوں۔۔۔۔۔
وہ عام سے انداز میں کہتیں اسے بہت کچھ جتا گئیں۔

اماں آپ بھی خواہ مخواہ پریشان ہوتی رہتی ہیں، مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔۔
وہ ان کی آنکھوں میں جھانک خوشگوار موڈ میں کہہ رہا تھا۔

ہاں ویسے یہ بات بھی ہے مگر تمہاری زندگی میری پھول جیسی بھتیجی نے آکر مکمل کر دی، تمہیں بچپن کی خواہش پوری ہو گئی تو تمہیں تو اصولاً تو تمہاری مسکراہٹیں عروج پر ہونی چاہئیں، ہیں نا مشعل۔۔۔۔۔
انہوں نے اسے چھیڑتے ہوئے پیچھے بیٹھی میشا کو بھی درمیان میں گھسیٹا تو وہ ہکا بکا سی رہ گئی۔

شمشاد کے ہاتھ سٹیئرنگ پر سخت ہو گئے تھے وہ بنا کسی تاثر کے گاڑی چلاتا رہا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

تم دونوں کو اگر زندگی میں کسی بھی الجھن یا رکاوٹ کا سامنا ہو تو اپنے رشتے کی مضبوطی سے اس رکاوٹ کو توڑ کر آگے نکل جانا، اللہ نے میاں بیوی کا رشتہ بہت مضبوط بنایا ہے کی دکھوں اور مصیبتوں کے موسم آکر چلے جاتے ہیں مگر یہ رشتہ چٹان کی طرح مضبوط رہتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ باہر کی طرف دیکھتیں ان دونوں سے مخاطب تھیں، میثا سر جھکائے ان کی ہر بات غور سے سن رہی تھی۔
اماں اب آپ تو ایسی باتیں کر رہی ہیں جیسے اللہ ناکرے ہم میں کوئی ناچاقی ہوئی ہو، آپ فکر مت کریں کبھی بھی ہماری وجہ سے آپ کو یاماموں کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

شمشاد سمجھ چکا تھا کہ اس کی ماں ان دونوں کے درمیان حائل اجنبیت کو جان چکی تھیں۔
اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر محبت سے ہاتھ پھیر کر بولیں تو شمشاد نے ماں کا ہاتھ چوم لیا۔
میثا کا دل ڈوب سا گیا، اپنی نادانیوں میں کیا کر گئی تھی وہ، کتنے خوبصورت رشتے اپنی نا سمجھی میں خراب کر گئی تھی۔
تھوک نکل کر اس نے اپنی نکھوں میں آنے والے آنسو پی لیے تھے۔

#####

گھر آکر میثا نے چائے بنا کر پچھو کو دی تو انہوں نے شمشاد کے لیے بھی لے جانے کو کہا۔
وہ دوپٹہ ٹھیک کر کے، ٹرے ہاتھ میں تھامے بغیر آواز کیے دروازہ کھول کر کمرے میں آئی تو وہ ہوش و خرد سے بیگانہ
کمبل لیے ہوئے سو رہا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

اتنے جلدی سو گئے۔۔۔۔۔

میشا نے منہ بنایا،

وہ کوشش کرنا چاہ رہی تھی کہ کسی طرح اس سے بات کر کے معافی مانگ لے مگر وہ اسے موقع ہی کب دے رہا تھا۔
وہ بے قدموں سے چلتی اس کے قریب آکھڑی ہوئی۔

کاش میں آپ کو بتا سکتی کہ مجھے اس شمشاد سے نفرت تھی جو تین سال پہلے ہوتا تھا موٹا اور بدھا،
یہ سمارٹ اور ہینڈ سم شمشاد جو میرا شوہر ہے یہ مجھے کتنا پیارا ہے۔۔۔۔۔

وہ سرگوشی کرتے ہوئے اس کے چہرے کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔
چند سیکنڈ وہیں کھڑے رہ کر وہ ٹرے واپس رکھنے کچن میں چلی گئی۔

اس کی قدموں کی آواز دور ہوئی تو شمشاد نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

مجھے خود پر غصہ آتا ہے مشعل حیدر کہ میں نے تم جیسی بے حس اور خود غرض لڑکی کو چاہا تھا۔۔۔۔۔
وہ کھلے ہوئے دروازے سے اس کی پشت کو دیکھ کر کراہیت سے بولا اور پھر کروٹ لے کر سو گیا۔

#####

آج امی اور بابا ان سے ملنے آئے تھے وہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔

جاؤ میشا چائے بنا کر لاؤ اچھی سی۔۔۔۔۔

انیلہ پھپھو نے اسے ان کے لیے چاہے بنانے کو کہا تو حیدر صاحب نے اسے روک لیا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

نہیں چائے کو چھوڑا دھر آؤ، تم لوگوں کے لیے ایک ادنیٰ سا تحفہ لائے ہیں ہم۔۔۔۔

وہ اسے اپنے پاس بلا کر بٹھاتے ہوئے بولے تو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

تم دونوں کے لیے نار ان کے ٹکٹس ہیں، گھوم پھر آؤ دونوں۔۔۔۔۔

وہ اسے ٹکٹس تھماتے ہوئے شمشاد کی جانب دیکھ کر بولے۔

کیا ضرورت تھی ماموں، ہم خود جب بھی پروگرام بنتا چلے جاتے،۔۔۔۔

وہ ان کی بات سن کر حیرانگی سے بھرے لہجے میں بولا۔

کوئی بات نہیں شادی کا کوئی گفٹ تو دینا تھا ناں تم لوگوں کو۔۔۔۔۔

مہوش بیگم مسکرا کر بولیں تو وہ چپ ہو گیا۔

اچھا کیا آپ نے بھائی صاحب، میں تو کہتی بھی رہتی کہ کہیں چلے جاؤ تو ان لوگوں نے نہیں جانا تھا، سست کہیں

کے۔۔۔۔

وہ محبت سے انہیں ڈانٹ کر بولیں تو مہوش بھی ہنس دیں۔

تیاری کر لینا اچھے سے تم، سارے گرم کپڑے رکھ لینا اور مل کر جانا کیونکہ عربیہ اتاولی ہو رہی تھی کہ مجھ سے ملے بنا

ہی نا چلے جائیں۔۔۔۔۔

مہوش میشا کو سمجھاتے ہوئے بولیں تو وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

#####

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ نار ان کے لیے روانہ ہو رہے تھے، انیلہ بیگم نے آیت الکرسی پڑھ کر ان دونوں پر دم کیا اور گلے لگا کر رخصت کیا۔

وہ بیگ گھسیٹتا بے رخی سے آگے آگے چل پڑا، میشا بھی ہینڈ بیگ لیے گاڑی میں جا بیٹھی۔
انیلہ دور کھڑی انہیں ہاتھ ہلا رہی تھیں۔

سو کا لڈ ہنی مون کے لیے سفر شروع ہو چکا تھا، وہ چپ چاپ اس کے برابر بیٹھا تھا گویا قسم کھالی ہو کہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالے گا۔

امی اور بابا ایئر پورٹ پر خدا حافظ کہنے آئیں گے۔۔۔۔۔

میشا نے بے مطلب ہی اسے بتایا تو وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

میشا برواچکا کر رہ گئی۔

ایئر پورٹ پہنچے تو مہوش اور حیدر صاحب بھی ان کو وداع کرنے آ گئے۔

میشا لپک کر ماں کے سینے سے لگی۔

امی دعا کیجیے گا۔۔۔

وہ ان کے ہاتھ چوم کر بولی تو مہوش ان دونوں کو دعائیں دینے لگیں۔

پھر فلائٹ کی اناؤنسمنٹ تک وہ بیٹھے ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے، حیدر سے صاحب سے گفت و شنید کے بعد

شمشاد کا موڈ کچھ بہتر ہوا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

اناؤ سمنٹ ہونے لگی تو سب لوگوں کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی خدا حافظ کہتے اندر کی جانب بڑھ گئے۔

سارے سفر شمشاد نے اس سے ایک بات تک ناک کی وہ بہت بور ہو رہی تھی۔

اچانک اس کی نظر سامنے بیٹھے کیل پر پڑی، وہ لڑکی اپنے شوہر کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھی۔

میشا نے بھی اسی طرح کرنے کا پلان بنایا اور آنکھیں بند کر کے اونگھتی ہوئی شمشاد کے کندھے پر سر رکھ گئی۔
مقابل بھی وہ تھا۔۔۔۔۔

اچانک سے اس نے اپنا کندھا ہٹا لیا اور میشا کا سر جھٹک کر ڈھلک گیا۔

آؤج۔۔۔۔۔

وہ گردن پر ہاتھ رکھ کر سیدھی ہوئی۔

اگر اتنی نیند آرہی ہے تو اپنی سیٹ سے ٹیک لگا کر سو جاؤ۔۔۔۔۔

وہ جلے ہوئے انداز میں کہتا دوبارہ میگزین دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

میشا نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں کہ کوئی اس کی یہ عزت افزائی دیکھ تو نہیں رہا مگر خوش قسمتی سے کسی کا دھیان ان کی جانب نہیں تھا۔

وہ اپنی گردن سہلاتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی، پہلا آئیڈیا ہی فلاپ ہو چکا تھا۔

#####

خدا خدا کر کے سفر کا اختتام ہوا اور وہ اپنے ہوٹل پہنچ چکے تھے۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میشا نے کمرے کا پردہ ہٹایا تو سامنے برف کے پہاڑ دیکھ کر وہ سحر زدہ ہو گئی۔

کتنی خوبصورت جگہ ہے۔۔۔۔۔

وہ پہاڑوں کے حسن میں کھو گئی۔

شمشاد کپڑے چینج کر کے آیا تو بستر میں گھس گیا۔

میں فریش ہو کے آتی ہوں پھر کچھ کھانے کے لیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر پر جوش ہو کر بولی اور اپنے کپڑے نکالنے لگ گئی۔

میں تھک گیا ہوں اس لیے سونے لگا ہوں، مجھے کچھ نہیں کھانا اگر تمہیں کھانا ہے تو کمرے میں منگوا لو۔۔۔۔۔

وہ دو ٹوک انداز میں کہتا اس کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر گیا۔

رات میں سو لیجیے گا پلیز، ابھی باہر چلتے ہیں نا کہیں۔۔۔۔۔

وہ کسی امید کے تحت آخری مرتبہ اس سے منت کر کے بولی مگر جواب ناشد۔

میشا کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔

مجھے پتا ہے آپ مجھے سن رہے ہیں۔۔۔۔۔

وہ روہان سے لہجے میں آج ہی اس سے بات کرنے کا عزم کر چکی تھی۔

مانا کہ میں غلط تھی پہلے، مگر اب آپ غلط کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اپنے لہجے کو بمشکل مضبوط رکھے ہوئے تھی، آنسو اکھیوں میں جھلملا رہے تھے۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میں آپ کو اب اپنا سب کچھ مان چکی ہوں تو اب آپ مجھے بے رخی دکھا کر بدلہ لے رہے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کی بند آنکھوں کی جانب دیکھ کر کہہ رہی تھی، جواب اچانک سے کھل گئی تھیں مگر وہ اپنی جگہ بدستور لیٹا ہوا تھا۔

تم خود غرض ہو مِثْلاً، اس لیے میرے دل سے اتر گئی ہو۔۔۔

وہ آج پہلی بار اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا،

تمہیں اگر میرے وجود سے بہت پہلے سے نفرت تھی تو اب کیسے محبت ہو سکتی ہے۔۔؟

وہ اسے آج کٹہرے میں لا کر کھڑا کر چکا تھا۔

میری نادانی تھی وہ۔۔۔۔۔

سر جھکائے کسی مجرم کی طرح اعتراف جرم کر رہی تھی۔

— — — — —

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اور پھر اس کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔

نادانی نہیں تھی تمہاری، وہ تمہاری اصلیت تھی، تم کسی کو بھی اس کی شکل و صورت کے حساب سے یہ ٹریٹ نہیں کر

سکتی، میں اندر سے وہ ہی ہوں جو تین چار سال پہلے تھا، میں اگر اپنا حلیہ نابدل پاتا تو آج تم مجھے بحیثیت شوہر تسلیم نہ

کرتی۔۔۔؟

وہ حرف حرف سچائی بیان کر رہا تھا اور ہر لفظ میثاکے دل میں پیوست ہو رہا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

مجھے تذلیل کا احساس ہوا ہے اس لیے کہ تم نے میری شخصیت کا مذاق بنایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے سینے پر انگلی چھو کر کہہ رہا تھا میثا نظریں ناٹھا سکی۔

تمہیں یاد ہے بچپن میں جب جب تم میرا مذاق بناتی تھی تو میں اسے صرف مذاق ہی سمجھتا تھا، مجھے کیا معلوم تھا کہ تم

سچ میں میری تذلیل کرتی تھیں۔۔۔۔۔

آج وہ بہت ساری باتیں کر رہا تھا مگر جواب میں میثا کے پاس کچھ نہیں تھا۔

وہ بس رو رہی تھی۔

تم اس رشتے کو چاہے نانہاؤ مجھے کوئی لگہ نہیں، تمہیں گھر والوں کے ڈر سے سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نہیں

ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات ختم کر کے لیٹ چکا تھا، اسے کوئی خیال نہیں تھا اس کا جو کب سے صرف آنسو ہی بہائے جا رہی تھی۔

#####

دوسرے دن کی صبح خاموش سی تھی۔

شمشاد نے ناشتہ کمرے میں منگوا لیا تھا وہ ناشتہ سے بھرپور انصاف کر رہا تھا۔

مگر میثا نے جی مار کر بس دو نوالے کھائے حالانکہ رات کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔

وہ ناشتہ کر کے لُشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے جیکٹ پہنے لگا۔

میں باہر جا رہا ہوں، اگر تم نے بھی کہیں جانا ہوا تو بے شک چلی جانا اور موبائل ساتھ رکھنا۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ جیکٹ پہن کر اسے ہدایت دیتا کمرے سے نکل گیا۔

میشا کو اس کی بات پر کوئی حیرت نہیں ہوئی۔

اسے اس کی وہ بات یاد آئی کہ پچھتاؤ گی میرے ساتھ جا کے۔۔۔

میشا کے چہرے پر پھینکی سی ہنسی اُٹھ آئی۔

ناشتے کے برتن بھجوا کر اس نے بھی اوور کوٹ پہنا چادر کندھوں پر پھیلا کر باہر نکل آئی۔

چلیں جی یوں تو پھر یوں ہی سہی۔۔۔ آپ الگ اپنی زندگی جینا چاہتے ہیں تو جی لیں۔۔۔

وہ دل میں اسے مخاطب کرتے ہوئے بولی اور برف کی ڈھلانوں پر سے چلتی چلتی سڑک تک آ گئی۔

کی نو بیہاتاجوڑے، فیملیز، بچے بہت سے لوگ وہاں گھوم پھر رہے تھے۔

سیلفیز لے رہے تھے، میٹھا سب کو دیکھنے کے لیے وہیں کھڑی ہو گئی۔

سچ کہتے ہیں کہ جب انسان خوش ہوتا ہے اسے نعمت ملی ہوتی ہے تو وہ محسوس نہیں کرتا اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا اور جب

اسے کوئی دکھ پہنچتا ہے تو وہ اسے بار بار محسوس کرتا ہے واویلا مچاتا ہے، بہت ناشکرے ہیں ہم۔۔۔۔

وہ اپنا اور وہاں موجود دوسرے لوگوں کا موازنہ کر رہی تھی۔

پھر چند قدم چل کر وہ ایک بیچ پر آ کر بیٹھ گئی۔

وہیں بیٹھے بیٹھے قریب دو گھنٹے گزر چکے تو اس کی کمر اکڑ گئی۔

وہ ہوٹل واپسی کے ارادے سے اٹھی، ابھی چند قدم ہی چل پائی تھی کہ ایک آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

--Excuse Me!

بھاری مردانہ آواز پر وہ رک گئی، مڑ کر دیکھا تو سامنے ایک اجنبی شخص کھڑا اس کو اپنائیت سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔
جی۔۔۔؟

میشا نے نپے تلے انداز میں اس کا جواب دیا تو وہ چلتا ہوا میشا کے سامنے آکا۔
میں کب سے آپ کو دیکھ رہا ہوں یہاں بیٹھے ہوئے سوچا آپ سے تعارف ہو جائے۔۔۔۔۔۔
وہ یوں میشا سے مخاطب تھا جیسے اسے صدیوں سے جانتا ہو۔ میشا حیرانگی سے ملے جلے تاثرات لیے خاموش کھڑی رہی۔

By the way میرا نام احمر ہے۔۔۔۔۔
وہ اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔
سوری مگر مجھے پسند نہیں ہے اجنبی لوگوں سے گھلنا ملنا میں چلتی ہوں اب۔۔۔۔۔
وہ سلیقے سے معذرت کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف چل دی۔
وہ وہیں کھڑے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

کتنی پرکشش تھیں اس کی آنکھیں اور اس بھی۔۔۔۔۔
وہ شاعرانہ انداز میں بولتا ہوا، اپنے کیمپ کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ موجود تھا۔

#####

لو میں مان گئی عارب شاہ

رات اپنی آب و تاب سے سفید پہاڑوں پر چمک رہی تھی۔

کھانا کھا کر میٹھا چپ چاپ لیٹ گئی تھی مگر شمشاد صوفہ پر بیٹھا اپنے ساتھ لائی گئی کتابیں پڑھنے میں مصروف تھا۔

اس کا جی چاہا کہ کہہ دے کہ اب لائٹ آف کر دیں مگر وہ بولنا سکی آنکھیں سختی سے میچ کر پڑی رہی۔۔۔۔۔

کچھ دیر کے بعد کتابیں رکھ کر لائٹ آف کیے وہ بیڈ پر آکر لیٹ گیا، میٹھا تھوڑی سی اور اپنی جانب سمٹ گئی۔

پرسوں ہم واپس جا رہے ہیں، سب کو یہ ہی بتائیں گے کہ وہاں میری طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کی جانب کروٹ لے کر نائٹ بلب کی روشنی میں اس کے چہرے کو دیکھ کر بولا تو وہ بند آنکھوں سے ہی ٹھیک ہے کہہ کر خاموش ہو گئی۔

شمشاد اس کا چہرہ دیکھنے لگا یہ وہی نین نقش تھے جو اسکی زندگی کے بیس سال اس کے سپنوں میں روز آتے تھے، وہ

اس کے خواب میں آکر اس کی باتوں پر ہنستی رہتی تھی اور وہ خواب سے جاگ کر مسکراتا رہتا۔

اور یہ آنکھیں۔۔۔۔۔

کسی ٹرانس کی کیفیت میں شمشاد نے ہاتھ بڑھا کر اس کی آنکھوں کو چھوا تو وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئے اور آنکھیں

کھول کرنا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی، شمشاد نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

اسے اپنی حرکت پر کافی شرمندگی ہوئی،

آئی ایم ریلی سوری۔۔۔۔۔

وہ اس سے معذرت کرتا دوسری جانب کروٹ لے چکا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

پتا نہیں کیا سوچے گی وہ۔۔۔۔

شمشاد کو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا۔

میں نے اتنا دور ری ایکٹ کر دیا شاید، کوئی کھانے لگے تھے مجھے۔۔۔۔

میشا کو اپنے رویے پر افسوس ہونے لگا۔

کتنے شرمندہ ہو گئے تھے وہ۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کے تاثرات کو سوچتے ہوئے خود کو قصور وار ٹھہرانے لگی۔

زندگی میں اتنی پرکشش جگہ آکر بھی کچھ نابدلہ تھا، وہی بے رنگ سی زندگی وہ ہی اداس سادل۔

سچ کہتے ہیں کہ اگر دل اداس ہو تو دنیا کے حسین ترین نظارے بھی پھیکے لگتے ہیں۔

روز ویلی ہوٹل سے نکل کر آج وہ اس پہاڑ کی جانب چل پڑی تھی جسے وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے روز دیکھ کر مسحور ہو جاتی تھی۔

شمشاد صبح ہی اسے بنا بتائے پھر سے کہیں جا چکا تھا۔

اس کے پاؤں برف میں دھنس رہے تھے مگر وہ چلتی جا رہی تھی، اس کے ہاتھ سردی کی وجہ سے شل ہو چکے تھے کیونکہ دستانے پہننا وہ بھول گئی تھی

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ چلتی ہوئی ایک دیو ہیکل پہاڑ کے پاس ایک درخت کے نیچے جا کر کھڑی ہو گئی تاکہ تھوڑی تھوڑی بر فباری ہو رہی تھی اس سے بچ سکے۔

وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں گرم کرنے کے لیے رگڑنے لگی۔

اتنے میں وہ ہی پھر سے اسے اپنی جانب آتا دکھائی دیا، بلیک لیڈر کی جیکٹ پہنے دونوں ہاتھ جیبوں میں ڈالے وہ تقریباً دوڑ کر بر فباری سے بچنے کے لیے اس کے پاس درخت تلے آکھڑا ہوا۔

میشا کو اس کا وہاں آنا ذرا پسند نہیں آیا تھا۔

بر فباری تیز ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف مسکرا کر کہتے ہوئے بولا تو میشا صرف تائید میں سر ہلا سکی۔

آپ کو برا تو نہیں لگا کہ میں نے آپ کو جوائن کیا۔۔۔۔۔

وہ پوچھ بیٹھا۔

نہیں۔۔۔۔۔

وہ اب اس کے منہ پر اسے بے عزت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

آپ نے اپنا نام بھی نہیں بتایا تھا مجھے۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔

مشعل حیدر۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ سادہ انداز میں بولی۔

پیارا نام ہے،

آپ کو پتا ہے کہ میں نے آپ کو وہاں دور سے دیکھ کر پہچان لیا تھا کہ آپ ہی ہیں۔۔۔۔۔
دوستانہ انداز کی انتہا تھی، میٹھا پھیکا سا مسکرا دی۔

آپ کی آنکھیں کھینچ لاتی ہیں مجھے۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تو میٹھا تنک گی۔

دیکھیے احمر صاحب، اپنی حد میں رہیں، میں اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہوں اور امید ہے کہ آپ ان سے پٹنا پسند نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

وہ اسے آنکھیں دکھا کر غصے سے بولی تو وہ جواباً قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

اواچھا، آپ کے شوہر نظر نہیں آتے آپ کے ساتھ۔۔۔؟

وہ اسی سے سوال کرنے لگا تو میٹھا نے وہاں سے چلے جانا ہی مناسب سمجھا۔

میں معافی چاہتا ہوں مگر میری بات سن لیں پلیز۔۔۔۔۔

اسے جانا دیکھ کر اسے روکتے ہوئے بولا میٹھا نے گہرا سانس لے کر خود پر کنٹرول کیا اور اس کی جانب متوجہ ہو گی۔

میری بہن تھی آپ کی عمر کی، بہت خوش مزاج شرارتی، سب سے محبت کرنے والی، اس کی آنکھیں لگتا ہے آپ نے لے لیں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ لگیر لہجے میں بولتا اس کی آنکھوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئی پچھلے سال۔۔۔۔

اپنی بہن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

کیا بھائی اپنی بہنوں سے اتنی محبت بھی کر سکتے ہیں۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی، کیونکہ وہ بھائی کے رشتے سے محروم تھی وہ یہ تعلق نہیں سمجھ سکتی تھی۔

آئی ایم سوری۔۔۔

اسے افسردہ دیکھ کر میثا بول پڑی۔

کوئی بات نہیں۔۔۔

وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے مسکرا نے لگا تھا۔

کیا ہوا تھا انہیں۔۔۔

میثا بھی غیر ارادی طور پر پوچھ بیٹھی۔

میری وجہ سے مری تھی وہ، مم میری بیوی نے مار ڈالا تھا اسے۔۔۔۔

وہ اپنے شوز سے برف کی تہہ کرید رہا تھا، میثا سن کر حیرت زدہ ہوئی۔

کیوں۔۔۔

میثا کو وجہ جاننے کے لیے تجسس ہوا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میری بیوی بہت حسین تھی اور اسی وجہ سے اس سے شادی کی تھی میں نے، مگر اسے میرا بہن کے لیے پیار پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر کر سانس لینے لگا، اس کے منہ سے گرم دھواں اڑ کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔
وہ حسین ہونے کے ساتھ ذہنی مرضہ تھی وہ چاہتی تھی کہ میں صرف اس کا ہو کر رہوں، اجیرن کر دی تھی اس نے ہماری زندگی اور ایک دن مجھ سے لڑائی کے بعد جیسی میں آ کر میری بہن کو زہر دے دیا۔۔۔۔۔
انتہائی کربناک قصہ بیان کر کے اس کا چہرہ آفت زدہ لگ رہا تھا۔ میشاسن سی کھڑی رہی۔
اب وہ جیل میں قید ہے، مجھے اس کے حسن سے نفرت ہو چکی ہے، جس میں انسانیت ناہوا ایسے حسن کو آگ لگے۔۔۔۔۔

وہ میشا کی طرف دیکھ کر کہتا ہلاک سا آخر میں مسکرایا۔

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔۔

وہ بہت چاہ کر کے بھی افسوس کے لیے الفاظ نا کہہ سکی۔

سوری آپ کو پریشان کر دیا میں نے۔۔۔۔۔

وہ سر کھجاتا ہوا خجالت سے بولا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

میں یہاں اپنے دوستوں کے ساتھ آیا ہوا ہوں۔۔۔۔۔

اسے اپنے متعلق خبر کرتا وہ سامنے والے پہاڑی راستے پر دیکھ رہا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

آپ کے ہسینڈ کو بر فباری نہیں پسند۔۔۔؟

وہ پھر ہلکے پھلکے انداز میں اس سے سوال کر بیٹھا تھا، میشا کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ بہت باتونی اور ہر بات پر ڈسکس کرنے والا آدمی تھا

جی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسی لیے ہم کل واپس جا رہے ہیں۔۔۔۔
شمشاد کا بتایا ہوا بہانہ ہی وہ احمر کو بھی لگا چکی تھی۔

اچھا اللہ صحت دے، اوکے میں بھی چلتا ہوں آپ کو بھی واپس چلنا چاہیے کیونکہ بر فباری تیز ہو گئی ہے۔۔۔۔۔
وہ اپنی ہوڈ پہن کر وہاں سے چلا گیا۔

میشا اسے جاتا دیکھتی رہی،

کیسے کیسے دکھ لے کر گھوم رہے ہیں لوگ، اور ہر چہرہ دوسروں کے لیے خوش لگتا ہے صرف۔۔۔۔۔
وہ لمبی سانس کھینچ کر اذیت سے بولی۔

وہ واپسی کی طرف قدم بڑھانے لگی اتنے میں پہاڑ سے برف کی ایک چٹان کو اپنی طرف گرتے ہوئے دیکھا تو اس کی چیخ نکل گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے ہٹی وہ برف کا تو داس پر گرا اور اس کی چیخیں بھی ساتھ دبا گیا۔

#####

شمشاد کمرے میں آیا تو وہ وہاں موجود نہیں تھی۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

ویسے تو کہیں جائے بھی تو مجھ سے پہلے آجاتی ہے آج کیوں دیر کردی اس نے۔۔۔۔

وہ اپنا کوٹ اتار کر رکھتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا۔

اپنی جیب سے موبائل نکال کر اس کا نمبر ڈائل کیا۔

فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔۔۔۔

اسے اب دسو سے آنے لگے تھے اور ساتھ میشا کی غیر ذمہ داری پر غصہ بھی آرہا تھا۔

وہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا اس کی آنکھیں ہر طرف میشا کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

اللہ میرے یہ کیسی آزمائش ہے۔۔۔۔

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے باہر آگیا، تیز بر فباری میں چند ایک لوگ وہاں موجود انجوائے کر رہے تھے۔

وہ چلتے ہوئے ڈھلان کی جانب آیا تو انتظامیہ کا اہلکار بھاگتے ہوئے آیا اور اسے آگے جانے سے روکنے لگا۔

سر آگے مت جائیں زیادہ بر فباری ہو رہی ہے کوئی حادثہ ہو سکتا ہے پلیز آپ سب تعاون کریں اور زیادہ وقت اپنے

ہوٹلز میں رہیں۔۔۔۔

وہ شمشاد کو وہاں سے جانے کے لیے کہہ رہا تھا مگر اس کے دماغ میں جھکڑ چل رہے تھے۔

کہیں میشا کو بھی کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی سوچتے ہوئے بولا اسے کچھ برا ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

سینس میری بیوی یہاں نہیں مل رہیں مجھے، وہ یہیں تک آتی ہیں روز اور واپس چلی جاتی ہیں، مجھے شک ہے کہ ان کے ساتھ کوئی حادثہ ناہو گیا ہو۔۔۔۔۔

وہ اسی اہلکار سے مدد مانگنے لگا تھا۔

آپ کال کریں انہیں۔۔۔۔۔

وہ شمشاد کو مشورہ دیتے ہوئے بولا۔

کر رہا ہوں اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔۔۔۔ آپ لوگ پلیز میری ہیلپ کریں انہیں ڈھونڈنے میں۔۔۔۔۔

وہ منت کرتے ہوئے بولا تو وہ اہلکار فون پے کسی کو ساری صورتحال بتا رہا تھا۔

آپ پریشان مت ہوں پولیس کو اطلاع کر دی ہے، آپ کی بیوی خیریت سے ہوں گی، ان کی کوئی تصویر بھی دے دیں آپ۔۔۔۔۔

اس اہلکار کے باقی ساتھی بھی آچکے تھے، شمشاد انہیں تفصیل فراہم کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اسے کچھ ناہونے دینا میرے اللہ۔۔۔۔۔

وہ آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر بولا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

READERS CHOICE

####

لگتا ہے کچھ ہوا ہے یہاں۔۔۔۔۔

احمر کا دوست باہر دیکھ کر بولا تو احمر نے بھی کھڑکی سے جھانکا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار لوگوں سے پوچھ گچھ کر رہے تھے، پہاڑوں پر ڈیوائس مشین لگائی جا رہی تھی۔

لگتا ہے کوئی مسنگ ہے۔۔۔۔

احمر نے حالات دیکھ کر اندازہ لگایا۔

میں جا کر پتا کرتا ہوں۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح ہر کسی کی فکر کرنے والا گرم شال کندھوں پر اوڑھ کے نیچے آگیا۔

کیا ہوا ہے یہاں۔۔؟

وہ چند لوگوں کے جھرمٹ سے پوچھنے لگا۔

ایک لڑکی غائب ہے، اس کا شوہر کہتا ہے کہ یہیں اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ہے، پہاڑ پر گئی ہے فورس ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔۔

ایک لڑکا اسے بتانے لگا تو اس نے آنکھیں چندھیا کر دو پہاڑوں کو دیکھا، جہاں ٹارچ لائٹس اسے دکھائی دے رہی تھیں۔

رات بھی ہو رہی ہے اللہ خیر کرے۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں کہتا تھوڑا چل کر آگے آگیا۔

اسے اچانک میشا کا خیال آیا تو اس کے ذہن میں دھماکا ہوا۔

کہیں میشا تو نہیں ہے وہ لڑکی، وہ ہی کھڑی تھی وہاں تیز برفباری میں۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

اس نے پھر ایک سیکنڈ نہیں لگایا اور بنا سوچے سمجھے اس پہاڑ کی جانب دوڑ لگادی۔

#####

وہ پولیس کے ساتھ میٹھا کی تلاش میں مصروف تھا۔

وہ دیکھیں سر کوئی آدمی وہاں ہاتھوں سے برف ہٹا رہا ہے۔۔۔۔۔

ایک اہلکار نے پولیس آفیسر کو اطلاع دی تو وہ سب پہاڑی سے نیچے اترنے لگے۔

شمشاد بھاگ کر اس کے پاس پہنچا۔

کوئی آواز آئی ہے کیا۔۔۔۔۔ وہ بھی اپنے ہاتھوں سے برف ہٹانے میں اس کی مدد کرتا پوچھنے لگا۔

نہیں۔۔۔۔۔

احمر نے جلدی میں جواب دیا۔

پھر آپ کیوں کر رہے ہیں یہ سب۔۔۔۔۔

شمشاد کے ہاتھ میکانیکی انداز میں رک گئے اسے جیسے احمر کی ذہنی حالت پے شبہ ہونے لگا۔

آپ پلیز مجھے تنگ مت کریں مجھے انہیں ڈھونڈنے دیں۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

احمر تنگ آکر بولا تو شمشاد اٹھ کھڑا ہوا۔

ایکسیکوزمی میری مسز ہیں جنہیں یہاں پے ڈھونڈا جا رہا ہے اور آپ اس طرح کی حرکتیں کر کے سرچ آپریشن پر اثر

ڈال رہے ہیں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

شمشاد کو پکا یقین ہو گیا کہ وہ جو کوئی بھی ہے بے تکی حرکتیں کر رہا ہے، کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ احمر کس لیے اسی

جگہ بیشا کو تلاش کر رہا تھا

آپ شوہر ہیں مشعل کے۔۔۔؟

احمر خوشگوار حیرت سے بولا۔

وہ یہیں ہیں کہیں، ادھر کھڑی تھیں وہ پلیران سب کو یہاں بلائیں۔۔۔۔

احمر اس جگہ پر اشارہ کرتے ہوئے منت کرنے والے انداز میں بولا تو شمشاد اس کی باتوں پر الجھ سا گیا۔

اتنے میں ٹیم بھی وہاں پہنچ گئی۔

مشین کی مدد سے تھوڑی تھوڑی کر کے برف کی تہہ ہٹاتے گئے تو اس کا ہاتھ نظر آنے لگا۔

دیکھا کہا تھا ناں میں نے وہ یہیں ہے، پلیر جلدی کریں۔۔۔۔

احمر اس کے ہاتھ کو دیکھ کر فوراً بولا، شمشاد اس شخص کو دیکھے جارہا تھا جو بیشا کے متعلق یوں بات کر رہا تھا اور پریشان

تھا جیسے اسے اچھے سے جانتا ہو۔۔۔۔

ہاتھوں سے برف ہٹانے کے بعد بیشا کا جسم نظر آنے لگا تو شمشاد نے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں اٹھالیا۔

وہ اسے پتھر کی صورت لگی، وہ بالکل ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔

ایمبولینس میں ڈال کر اسے ہسپتال لے جایا گیا تھا۔

اللہ اسے میری عمر بھی لگا دے۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

شمشاد نے اس کے نیلے پڑتے جسم کو دیکھ کر سچے دل سے دعا کی۔
اسے ہاسپٹل پہنچتے ہی طبی امداد ملنی شروع ہو گئی تھی۔
اس وقت شمشاد کے لیے یہ خبر کسی معجزے سے کم نہ تھی کہ وہ زندہ ہے۔
ان کے جسم کا پارہ خطرناک حد تک گر چکا ہے، ہم کوشش کریں گے بچانے والی ذات تو اللہ کی ہے آپ دعا کریں۔۔۔

ڈاکٹر اسے تسلی دیتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئے۔

خود پر ستم ہی کیا ہے

خود سے جو تجھے پرے رکھا ہے

بعد مدتوں کے ملنے لگے تو

تو نے کواڑ ہی بند رکھا ہے

آدیکھ میرے سینے پے لگے زخم

نیزے سے ترچھے تھے تیری یاد میں جو

تو نے بھی دوری کا تو غم چھکا ہے

ہم نے خود سے جو تجھے پرے رکھا ہے

وہ پاس پڑے بیٹھ چلا گیا۔

READERS CHOICE

لو میں مان گئی عارب شاہ

اسے کچھ ہو جانے کا سوچ کر اس کا دل دہل گیا تھا گویا پھٹ جائے گا۔

وہ کسی دیوانے کی طرح اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر دیوار پر مار رہا تھا۔

عقب سے دو ہاتھوں نے اسے اپنا سر مارنے سے روک لیا۔

وہ پیچھے مڑ کر دیکھا تو احمر کھڑا تھا۔

آئیں باہر بیٹھتے ہیں وہ ٹھیک ہو جائے گی ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

احمر نے اتنی امید اور پختہ لہجے میں کہا کہ شمشاد کا بھی جی کیا کہ اس کے یقین پر یقین کر لے۔

وہ اسے لے کر باہر آ کر بیٹھ گیا۔

آپ اس سے اتنی محبت کرتے تھے شاید اسے احساس دلادیتے۔۔۔۔۔

وہ شمشاد کے بالکل سامنے بیٹھا اس کی سوجی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔ شمشاد کا چہرہ ویسے ہی بے تاثر اور یاسیت زدہ

رہا۔

وہ اکیلی تھی بہت، بیان نہیں کرتی تھی مگر اندازہ ہو گیا تھا مجھے۔۔۔۔۔

احمر اس کی باتیں ہی کیے جا رہا تھا۔

آپ کون ہو اور کیسے جانتے ہو میری وائف کو۔۔۔۔۔

شمشاد پوچھے بغیر رہ ناسکا۔

میری بہن ہی سمجھ لیں اسے، مجھے اپنی بہن دکھائی دیتی ہے اس میں۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

احمر اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنا کر تھوڑی کے نیچے رکھتے ہوئے بولا۔

شمشاد نے اسے بغور دیکھا وہ دیکھنے میں خ ایک خوش شکل اور شریف انسان لگ رہا تھا اس کے چہرے پر کسی قسم کی بناوٹ نہیں تھی۔

آپ کو نہیں پسند یہ منہ بولے رشتے تو میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔

احمر نے اسے خود کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پایا تو اٹھ کھڑا ہوا۔

بیٹھ جاؤ اس وقت میرا کوئی اپنا یہاں موجود نہیں ہے۔۔۔۔

شمشاد نے اس کا بازو تھام کر بٹھالیا۔

وہ ٹھیک ہو گی تو میں اسے کبھی کوئی دکھ نہیں دوں گا، کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

شمشاد خوف سے وعدہ لے رہا تھا، اس کے اس انداز پر احمر مسکرا دیا۔

#####

آپ کے لیے ایک اچھی خبر ہے، آپ کی وائف ہوش میں آرہی ہیں، دواؤں کے زیر اثر نیم غنودگی طاری ہے ان

پے۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر کے کمرے میں بیٹھا اس کی زندگی کی نوید اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔

شمشاد خوشی سے جی اٹھا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

مگر۔ بہت دیر برف میں دبنے کی وجہ سے ان کا جسم صحیح سے کام نہیں کر رہا خدشہ ہے کہ ان کے اعضاء ناکارہ ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔

ایک خوشی کی خبر دے کر دوبارہ انہوں نے اسے ڈرا دیا تھا۔

آپ سے جو کچھ بن پڑتا ہے پلیز کریں۔۔۔۔۔

وہ تڑپ کر بولا تھا اس کا دل بیٹھے جا رہا تھا۔

ہم ضرور کوشش کریں گے، سب سے پہلے ہمیں ان کے جگر کی سرجری کرنی پڑے گی کیونکہ ان کا جگر بالکل کام

نہیں کر رہا، آپ پلیز ڈونر ڈھونڈ لیجیے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر میشا کی فائل دیکھتے ہوئے اسے بتانے لگا۔

اوکے سر،۔۔۔۔۔

وہ سر جھکا کر وہاں سے بوجھل قدموں کے ساتھ باہر آگیا۔

جگر ٹرانسپلانٹ ہو گا اس کا۔۔۔۔۔

شمشاد نے باہر آتے ہی انتظار میں بیٹھے احمر کو بتایا تو وہ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔

چلیں چیک اپ کرواتے ہیں کیا پتا ہم میں سے کسی کا میچ ہو جائے۔۔۔۔۔

احمر نے اسے بازو سے پکڑ کے چلنے کو کہا۔

تم کیسے دے سکتے ہو، میں کچھ کر لوں گا۔۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

شمشاد نے اس سے اپنا بازو چھڑوایا۔

ایک بہن کھو چکا ہوں میں، اب دوسری کو تو بچا سکتا ہوں نا۔۔۔۔

وہ ایک جذب میں بولتا ہوا شمشاد کو حیران کر گیا۔۔

چند ٹیسٹس کے بعد احمر ہی ڈونیٹ کر سکتا تھا سو اس نے فارم فل کر کے اپنے سائن کر دیئے۔

دوسرے دن کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔

وہ دونوں چپ چاپ کر سیوں پر بیٹھے، ڈاکٹر کا انتظار کر رہے تھے۔

تمہارے گھر والوں کو پتا ہے کہ تم یہ سب کرنے لگے ہو۔۔۔۔

شمشاد اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

میرے گھر میں کوئی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو شمشاد کو حیرانی ہوئی۔ جو احمر اس کے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا تھا سو خود ہی وضاحت دیتے ہوئے بولا۔

میرے والدین بچپن میں ہی چل بے تھے، ایک بہن تھی وہ بھی چلی گی ہمیشہ کے لیے۔۔۔

احمد دل گرفتگی سے بولا تو شمشاد نے تسلی کے لیے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

#####

گھر سے انیلہ بیگم کی کال آئی وہ اس پر ناراض ہو رہی تھیں۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میں کتنے دنوں سے کہہ رہی ہوں مشعل سے بات کروادو، مگر تمہارا روز کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے، آج تو بات کر کے رہوں گی میں۔۔۔۔

وہ اپنے انداز میں بولے چلے جا رہی تھیں، شمشاد نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

وہ سو رہی ہے اماں، کل پکا کروادوں گا۔۔۔۔

اس نے پھر سے بہانہ گھڑا۔

وہاں جا کر تو بھول ہی گئی ہے مجھے، اس سے بھی نہیں ہو سکا کہ پھپھو سے بات کر لے اور ناپنی ماں کو فون کیا۔۔۔۔ وہ میثا کو محبت بھرے لہجے میں ڈانٹ رہی تھیں۔

آئے گی واپس تو آپ خبر لے لیجیے گا، میں اب رکھتا ہوں مجھے باہر جانا ہے کام کے سلسلے میں۔۔۔۔ شمشاد نے بات مختصر کر کے ختم کرنا چاہی۔

میرا سلام کہنا اسے۔۔۔۔

وہ میثا پر سلامتی بھیجتی کال کاٹ گئیں۔

آج میثا کے جگر کا آپریشن ہونا تھا، احمر کو بھی ڈر پس لگی ہوئی تھیں۔

وہ احمر کے اس احسان پر تہہ دل سے اس کا شکر گزار پورہا تھا۔

شمشاد نے دیوار میں لگے چھوٹے سے شیشے کی دیوار سے دیکھا تو وہ مشینوں سے جکڑی ہوئی لیٹی تھی۔

اس کے ہاتھوں پر نلکیاں لگی ہوئی تھیں۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

دو دنوں میں وہ اسے کمزور لگ رہی تھی، ذرا سا چہرہ نکل آیا تھا اس کا۔

میں دعا کروں گا اللہ سے کہ میری میثا مجھے واپس دے دیں اور مجھے پتا ہے میرے اللہ میری دعا ضرور سنیں گے، وہ دور سے ہی اسے دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب تھا۔

پھر وہاں سے ہٹ کر وضو کر کے پریز روم میں چلا آیا، آج اسے رورو کے خدا سے اپنی مشعل کو مانگنا تھا۔

#####

آپ کے مریض کو ہوش آگیا ہے مل سکتے ہیں آپ تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔۔۔
نرس نے آکر اسے بتایا تو وہ جھٹ سے کھڑا ہو گیا۔

پہلے احمر کو دیکھ لوں۔۔۔۔۔

وہ سوچ کر احمر کے روم میں آیا جہاں وہ ذرا چہرہ پے مسکراہٹ سجائے اس کا منتظر تھا۔
اتنی قربانی کوئی کسی اپنے کے لیے بھی نہیں دیتا احمر، تم فرشتہ بن کے آئے ہو ہمارے لیے۔۔۔۔۔
وہ اس کا ہاتھ تھام کر دل سے بولا تھا۔

میرا کون ہے اس دنیا میں جینے کے لیے۔۔۔۔۔
وہ رک رک کر مشکل سے بولا تھا۔

بہن مان لیا تھا تو بھائی کا حق ہی ادا کیا ہے۔۔۔۔۔
وہ دھیمی آواز میں بولتا اس کو لا جواب کر گیا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

شمشاد نے تشکر سے اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔

جا کر اسے دیکھو ٹھیک ہے۔۔۔۔

احمر جانتا تھا کہ وہ پہلے اس کے پاس ہی آیا ہوگا۔

شمشاد سر ہلاتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

وہ میشا کی طرف بڑھ رہا تھا ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو رہی تھی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا، دروازہ بند کر کے اس کے پاس آکھڑا ہوا۔

وہ آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی اسے شمشاد کی موجودگی کا احساس ناہو سکا۔

مشعل۔۔۔۔

وہ ہمت کر کے اسے آواز دے بیٹھا، میشانے فوراً آنکھیں کھول دیں۔

سامنے کھڑے شمشاد کو دیکھ کر اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

میشانے ہاتھ بڑھایا مگر کچھ بول نہیں پائی۔

شمشاد اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر دل پر جبر کر گیا۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اس آپریشن میں جراثیم سے ہر ممکن بچنا چاہیے، میں تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا۔۔۔۔

وہ بھاری دل سے بولا تو میشانے سختی سے آنکھیں میچ لیں، دو آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر ڈھلک گئے۔

مجھے معاف کر دینا مشعل۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ اس کی تکلیفوں کا ذمہ دار خود کو ٹھہرا ہوا تھا۔

میشا آنکھیں بند کیے پڑی رہی۔

تمہیں پتا ہے کہ تمہارے لیے اپنے جگر کا ٹکڑا کس نے دیا؟

شمشاد اس دھیان بٹانا چاہتا تھا اور شاید وہ کامیاب بھی ہو چکا تھا میشا اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

احمر نے۔۔۔۔

شمشاد نے چمکتی آنکھوں سے اسے بتایا تو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

وہ ہی احمر ہوٹل میں ملا تھا تمہیں۔۔۔

شمشاد نے اسے یاد کروایا تو اس کی آنکھوں کے سامنے وہ شناسا چہرہ اگھوم گیا۔

اس نے کیوں۔۔۔۔

وہ اس شخص کے عظیم احسان پر حیران ہوئی تھی۔

وہ کہتا ہے کہ اپنی سگی بہن تو کھودی اب بہن جیسی لگنے والی بہن کو نہیں جانے دوں گا ایسے۔۔۔۔

شمشاد نے اس کی کہی گئی بات بتائی تو میشا کا من بھر آیا وہ مسکرا بھی رہی تھی اور ساتھ رو بھی رہی تھی۔

اب رومت، تم بہت جلدی ٹھیک ہو جاؤ گی اور پھر ہم اپنے گھر واپس چلے جائیں گے۔۔۔۔

شمشاد کے کہنے پر میشا کو گھر کا خیال آیا۔

امی لوگوں کو بتایا۔۔؟

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ شمشاد سے پوچھنے لگی۔

ابھی بتاؤں گا، پہلے نہیں بتایا تھا کہ تمہاری حالت کاسن کے پریشان رہتے۔۔۔۔
شمشاد بولتے ہوئے موبائل نکالنے لگا۔

میں انفارم کرتا ہوں انہیں، تم اب پریشان نہیں ہونا بلکل۔۔۔۔
وہ اسے ہدایت کرتا کمرے سے نکل گیا، میٹھا نے آسودگی سے آنکھیں موند لیں۔

#####

یہ سب کیسے ہو گیا، میری بچی نا جانے کس حال میں ہو گی۔۔۔۔
مہوش توحید صاحب کے بتاتے ہی رونے لگ گئی تھیں۔

اب ٹھیک ہے وہ شمشاد کہہ رہا تھا کہ صرف برف کی وجہ سے کچھ دیر بے ہوش رہی ہے اب ٹھیک ہے اور ہوش میں
ہے۔۔۔۔

حیدران کو یوں زار و قطار روتے دیکھ کر تسلی دینے لگے کیونکہ انہیں بھی شمشاد نے کم بات ہی بتائی تھی۔
بس کرو اب رونا اور انیلہ کی طرف چلو اسے بھی بتانا ہے، اور وہاں رونا دھونا کر کے اسے بھی پریشان نا کرنا۔۔۔۔
وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے۔

آپ مجھے میری میٹھا کے پاس لے کے جائیں۔۔۔
وہ اسے دیکھنے کے لیے بضد تھیں۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

میں نے کہا تھا مگر شمشاد نے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ دو چار دن تک وہ واپس آجائیں گے۔۔۔

حیدر صاحب بولے تو مہوش کو کچھ اطمینان ہوا۔

میری ویڈیو کال تو کروادیں نا۔۔۔

وہ دوپٹے سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں تو حیدر صاحب سر جھٹک گئے۔

کروادوں گا کل، ابھی انیلہ کی طرف جانا ہے اور اسے ایک دم بتا کر پریشان نا کرنا، اب ٹھیک ہے مشعل تو واویلا

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ انہیں ساتھ لیے بہن کی طرف چلے گئے۔

#####

آج اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا تھا وہ شمشاد کے سہارے چلتی ہوئی، احمر کی طرف آئی تھی جو کہ اپنے گھر

جانے کے لیے تیار تھا

کیسے ہی آپ؟۔۔

وہ اس کے پاس پہنچتے ہی پوچھنے لگی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اور میری بہنا کیسی ہے۔۔۔

وہ اس کی آنکھیں دیکھ کر مسکرا اٹھا، اسے اس کے سامنے اس کی اپنی بہن کھڑی محسوس ہوئی۔

میں بھی ٹھیک ہوں صرف آپ کی وجہ سے۔۔۔ آپ کا بہت شکریہ

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ دل سے اس کی شکر گزار تھی۔

میں نے حق ادا کیا ہے اپنا، اور کوئی بڑا کام نہیں کیا میں نے۔۔۔۔

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولتا ہوا ہنس دیا۔

آپ ہمارے گھر آنا، میرے امی بابا آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

وہ اس کو آنے کے لیے اصرار کرنے لگی۔

ضرور آؤں گا انشاء اللہ۔۔۔۔ بس آپ لوگ خوش رہنا۔۔۔

وہ ان دونوں کو دیکھ کر کہنے لگا تو شمشاد مسکرا دیا۔

میرے خیال میں تم دونوں ایک دوسرے کے لیے بیسٹ ہو، یہ تمہاری غیر موجودگی میں مجھ سے جھوٹ بولتی رہی

کہ تم کمرے میں سو رہے ہو طبیعت خراب ہے اس لیے ساتھ نہیں ہوتے حالانکہ میں سمجھ گیا تھا کہ تم اس سے

ناراض ہو۔۔۔۔۔۔

وہ شمشاد کو مصنوعی گھوری سے نواز کر بولا۔

اور یہ شمشاد اس نے مجھے دیکھ کر کوئی غلط رویہ نہیں اختیار کیا ورنہ بعض نام کے غیرت مند کسی پاک رشتے کو بھی

نہیں مان سکتے اس نے تو مجھے سالے کا درجہ دے دیا۔۔۔۔۔

وہ شرارتی انداز میں بات مکمل کر کے بولا تو میثا شمشاد کو مسکراتی نظروں سے دیکھنے لگی۔

میری دعا ہے تم دونوں ہمیشہ ساتھ رہو میں جلد چکر لگاؤں گا آپ لوگوں کی طرف۔۔۔۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

وہ گلوگیر لہجے میں بولایہ دونوں ہی اس دنیا میں اس کا سب کچھ بن بیٹھے تھے۔

تم بہت اچھے ہو یا۔۔۔

شمشاد نے بڑھ کر اسے گلے سے لگالیا۔

اچھا ہم چلتے ہیں گاڑی آگے، تم ضرور آنا ٹھیک ہے۔۔۔؟

میشا نے اس سے تائید چاہی تو اس نے ہاں میں سر ہلادیا تو وہ دونوں مڑ کر چل پڑے۔

شمشاد سامان گاڑی میں رکھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔

میشا چلتی گاڑی سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی۔

مشعل۔۔۔۔

شمشاد نے اسے پکارا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی وہ زیادہ تر اسے مشعل ہی کہتا تھا۔

جی۔۔۔

میشا نے اس کی جانب دیکھ کر سوالیہ انداز میں کہا۔

کیا تم مجھے معاف کر دو گی اس سب کے لیے۔۔۔؟

وہ اس کی جانب جھک کر پوچھنے لگا۔

میرے ساتھ ہونے والا حادثہ میری قسمت میں لکھا تھا شمشاد، آپ خود کو قصور وار مت ٹھہرائیں۔۔۔

وہ دھیرے سے بولتے ہوئے مسکرائی تھی، شمشاد کو اس کی مسکراہٹ سے ایک گونہ سکون ملا تھا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

پھر سارا رستہ خاموشی میں طے ہوا اور وہ انیر پورٹ سے اپنے گھر کی جانب اڑان بھر گئے۔

گھر پر موجود انیلہ بیگم اور میشا کے والدین اور عریبہ بھی موجود تھے۔

ان کے گھر میں داخل ہوتے ہی عریبہ بھاگ کر بہن کے گلے لگی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی، سب اسے روتا دیکھ اداس ہو گئے تھے۔

مہوش، حیدر انیلہ سب نے ان دونوں کو گلے سے لگایا تھا۔

میشا اپنوں کی محبت پا کر سرتاپا سرشار ہو گئی

#####

رات میں امی اور بابا لوگ بھی کھانا کھا کر چلے گئے تو انیلہ اسے تھام کر کمرے میں چھوڑ گئیں۔

وہ بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی اپنی غلطیوں کو سوچ رہی تھی۔

کیسے میں نے ہر ممکن کوشش کی اپنی زندگی خراب کرنے کی، مگر میرے اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس تھوڑی سی

تکلیف کے بدلے کسی بڑے دکھ سے بچالیا۔۔۔۔۔

وہ دیوار پر لگے اللہ کے نام کے نقش کو دیکھ کر شکر ادا کر رہی تھی۔

شمشاد کمرے میں آیا تو اسے سلام کہتا جھجھکتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا۔

بیٹھی رہو۔۔۔۔۔

میشا سیدھے یو کر بیٹھنے لگی تو شمشاد نے اسے روک دیا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

لو میں مان گئی عارب شاہ

Facebook groups : **Readers Choice,**

مجھے تم سے ایک بات کہنی تھی۔۔۔۔

وہ خود کو تیار کرتے ہوئے بولا۔

کاش میں یہ اعتراف پہلے کر دیتا کہ اول دن سے میں پسند کرتا تھا تمہیں، میں نے ہی اماں کو بھیجا تھا رشتے کے لیے۔۔۔۔

وہ بولتے ہوئے رک کر اسے دیکھنے لگا جو اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے اسے غور سے سن رہی تھی۔

پھر آپ نے ناراضی کا اظہار کیا تو مجھے غصہ آیا تھا، یہ جو مرد ذات ہے نا اس میں ایک برائی ہے کہ ہر چیز پیچھے کر دیتے ہیں اپنی انا کو جتانے کے لیے، میں نے بھی انا کی خاطر محبت چھوڑ دی۔۔۔۔

وہ آج اس کے سامنے اپنے دل کے راز کھول رہا تھا۔

مگر کتنا خود پر جبر کرتا تم سے نفرت بھی نہیں کر سکا میں۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے وہاں میں کیوں صبح نکل جاتا تھا اور رات کو آکر سو جاتا تھا کہ تم سے سامنا نا ہو میرا۔۔۔۔

شمشاد سر جھکائے بول رہا تھا اور وہ اس کے سر کے بالوں پر نظر جمائے بیٹھی ہوئی تھی کسی مورتی کی طرح۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

پھر شاید میری لاپرواہی کی وجہ سے تمہیں بہت تکلیف برداشت کرنا پڑی اس کے لیے میں شرمندہ ہوں میں چاہ کر بھی تمہیں دکھ نہیں پہنچا سکتا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے درد، جھانک رہا تھا میثا اس کا ہاتھ تھام کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔
آپ نے اپنے دل کی سب کہہ دیں اب میری بھی سن لیں۔۔۔۔
وہ استحقاق سے اس کے کندھے پر سر رکھ گئی۔

میں ہمیشہ سے بہت خود غرض اور شاید خود پسند بھی رہی ہوں۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے ہمارے کالج میں سب لڑکیاں پھپھو کے بیٹے کے نام پر مذاق بناتی تھیں ایک دوسرے کا، مجھے بھی شاید وہیں سے ایک بری سوچ مل گئی۔

میں پھر چڑ گئی تھی جب آپ سے نام جڑ امیرا،
اس لیے سب ایسی حرکتیں کیں کہ آپ مجھ سے تعلق نابنائیں۔۔۔۔۔
اب ہنسی آتی ہے مجھے اپنی اس سوچ پر۔۔۔۔

وہ ہلکے سے ہنسی تھی۔

محبت ظاہر سے نہیں محبت تو باطن سے ہوتی ہے، اصل محبت تو وہ ہے جو روح سے کی جائے، شکل۔ صورت، نام
شہرت یا پیسہ دیکھ کر محبت کرنا تو سودا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اتنی سمجھداری کی باتیں کر رہی تھی شمشاد اسے دیکھ کر رہ گیا۔

لو میں مان گئی عارب شاہ

مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے اور وہ بھی اس وجہ سے نہیں کہ آپ نے خود کو بدل لیا ہے آپ خوب رو لگتے ہیں بلکہ مجھے تو آپ سے محبت آپ کی رحم دل انسان ہونے سے، ایک اچھی سوچ کے مالک ہونے پر اور مجھے میری اتنی بد تمیزیوں کے عوض بھی عزت دینے پر ہوئی ہے۔۔۔۔

وہ اقرار کر کے شرم سے آنکھیں موند گئی۔

شمشاد اس کے صبح چہرے کو دیکھ کر کھل کر مسکرا اٹھا۔

THE END

READERS CHOICE